فہرست مضامین

کشمیر جدید کی جانب

از شیخ محمد عبداللہ

"ترقی ایک مسلسل دوڑ ہے ——— ایک طوفانی دوڑ ——
یہ دوڑ کوئی معمولی کھیل نہیں۔ تاریخ نے بڑے بڑے
غارت گروں کی تیغ آزمائی اور تباہ کن مظالم دیکھے
ہیں۔ مگر ہر نئی نسل اپنے پیشرو مفکر اور روشن دماغ
مجاہدوں کے زخمی ہاتھوں سے ترقی کی اس مشعل
کو دست بدست لیتی رہی ہے۔ آج اس مشعل کے
نگہبان اور وارث ہم ہیں"۔

آج سے کچھ دن قبل میں اس مشہور اہل قلم کے مندرجہ صدر الفاظ
پڑھ رہا تھا۔ جو دنیا کے حرّیت پرست جمہور کی جدوجہد میں بہت بڑا کارنامہ
سر انجام دے رہا ہے۔ ان الفاظ کو پڑھتے ہی خیال گذرا کہ ہم ممبران آل
جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس بھی یہی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ یہ جہاد ہمارے لئے
نیا نہیں۔ ماضی کی تاریخ اس جہاد کے اپنے کارناموں کا مرقع ہے۔ اور مستقبل
کی نسبت اس کا اپنا مستقل نظریہ ہے۔ لیکن جہاد کے بنیادی عناصر ہر جگہ
ایک ہیں۔ غریبوں کا یہ جہاد ان لوگوں کے برخلاف ہے۔ جو ان کی کمائی کا استحصال
کرتے تھے۔ یہ جہاد ہماری پیاری مادرِ وطن کے محنت کش عوام کے

لئے ہے۔ اور ان سنگ دل گروہوں کے برخلاف ہے جو مجلسی امتیازات کے نشے میں بنی نوع انسان کے دکھ درد کے احساس سے محروم ہو چکے ہیں۔

"نیا کشمیر" جس کو میں نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک سیاسی اور اقتصادی نظام کا خاکہ ہے۔ اور یہ خاکہ اصل میں اس مقصد کے لئے مرتب کیا گیا تھا کہ بطور یادداشت کے اس آئینی تحقیقاتی کمیشن کے سامنے پیش کیا جائے جو ہمارے آئندہ ارتقاء و خوش حالی کے امکانات کے ذرائع تلاش کرنے کی غرض سے وجود میں آیا تھا۔ یہ کمیشن ہز ہائنیس مہاراجہ بہادر کے شاہی فرمان مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۴۳ء کی رو سے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس کے مقاصد میں ریاست کا تحفظ استحکام اور مامونیت شامل تھے۔ اور اس کمیشن کو ہدایت کی گئی تھی کہ یہ سیاسی، اقتصادی اور انتظامی حدود میں ریاست کی اصلاح کے امکانات تلاش کرے۔

جب شاہی فرمان شائع ہوا۔ تو ہمیں اس امر سے مسرت ہوئی کہ مہاراجہ بہادر نے ریاست کی بہبودی کی طرف توجہ دی ہے۔ مگر کمیشن کی ہیئت ترکیبی کو دیکھ کر ہم حیرت زدہ رہ گئے۔ کیونکہ جاگیرداروں، بڑے زمینداروں پنشنروں اور چکداروں وغیرہ مفاد خاص رکھنے والے عناصر کے دباؤ اور غلبہ سے اس کمیشن کی کمر جھک گئی تھی۔ اور نیشنل کانفرنس جو کشمیر کے عوام کی بھاری اکثریت کی ترجمان ہے۔ اس کے صرف دو ممبر اس کمیشن میں لئے گئے تھے۔

مجاہد .... اور ۱۹ اگست ۱۹۴۳ء نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی۔

منزل سرینگر میں مجتمع ہوئی۔ اور پورے دو دن تک کمیشن کے مسئلے پر غور وخوض
کرتی رہی۔ کمیشن کے سامنے جو کام کرنے کے لئے تھا۔ یا جو کچھ وہ کر سکتا
تھا۔ اس کی نسبت کمیشن کے ارکان کی کیفیت و نوعیت کی وجہ سے قدرتی
طور پر سخت غلط فہمیاں تھیں۔ مگر دوسری طرف ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کا
وہ بیان جو آپ نے کرپس تجاویز کے موقعہ پر شائع کیا تھا۔ ہمارے دلوں پر
پر امید افزا اثر ڈال رہا تھا۔ اس بیان میں ہز ہائینس نے منجملہ دیگر باتوں
کے اعلان فرمایا ہے کہ:-

"بہر صورت ہندوستانی شہزادوں، نوابوں اور مہاراجوں
کا یہ فرض ہے کہ وہ وطن پرست ہونے کا ثبوت دیں۔ ان کی
اس خواہش کا عملی ثبوت ملنا چاہیئے کہ وہ اپنے وطن کے
باشندوں کو دنیا کی باقی اقوام کے دوش بدوش ترقی یافتہ
دیکھنے کے آرزومند ہیں۔"

ہز ہائینس نے اس بیان میں ان الفاظ کے ساتھ ذیل کے زوردار
الفاظ کا بھی اضافہ فرمایا تھا۔

"آزادی ہمارا نصب العین ہونا چاہیئے۔ آزادی گلا دبوچنے
والی پابندیوں سے آزادی اور کچل دینے والی گرفت سے
آزادی ہے اور وہ آزادی جو ہندوستان کے مفاد کو دولت مشترکہ
کے باقی حصوں کے دل اور تاریخ رشتے سے نجات دلا دے۔"

اس حقیقت افروز بیان سے ہم نے یقین کر لیا کہ کمیشن مقرر کرنے

ہیں ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کی یہی حریت پرورانہ خواہشات کارفرما ہیں۔ کمیشن
کے صدر اور ریاست کے وزیر اعظم نے بھی ہمیں یقین دلایا کہ کمیشن کا عملی کام صحیح
بنیادوں پر ہوگا۔ اور ریاست کے نظام کے تمام پہلوؤں پر آزادانہ بحث کی
پوری پوری اجازت ہوگی۔ اور تمام انتظامی محکموں کی نسبت از سر نو تحقیقات
کی جائے گی۔ تاکہ ان کو بہتر بنایا جا سکے۔ ان تمام باتوں نے ہمیں اس امر پر مائل
کیا کہ ہم کمیشن کے اجلاس میں اپنے ممبروں کو شامل ہونے کی اجازت دینے کا فیصلہ
کریں۔ باوجودیکہ کمیشن کے ممبروں کی اکثریت ان اوصاف سے محروم تھی۔
جو جمہور کے نمائندوں میں ضروری ہیں۔ ہم نے تعاون کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ
۱۹ اگست ۱۹۴۳ء کو ورکنگ کمیٹی اور جنرل کونسل نے کیا۔ اور اس اجلاس
کے ریزولیوشن کا آخری حصہ ہمارے رویہ کی وضاحت بہت اچھی طرح سے
کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"شاہی اعلان کے مندرجات کو پورے احتیاط اور غور کے ساتھ زیر بحث
لانے کے بعد ورکنگ کمیٹی جس رائے پر پہنچتی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ اعلان
عوام کی توقعات پوری کرنے سے قاصر ہے اور بہت کچھ جو اس میں ہونے کی توقع رکھی
جا سکتی تھی۔ وہ درحقیقت موجود نہیں ہے۔ چونکہ اس کی جو خامیاں اور نقائص
اوپر بیان ہوئے ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی اس کے اچھے
نتائج کی نسبت درحقیقت خطرات محسوس کرتی ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ ہز ہائی
نس مہاراجہ بہادر عوام کو آگے بڑھنے کا موقعہ دینے کی سچی خواہش رکھتے
ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ بات شک آور ہے کہ اس موقعہ کے لئے جو ذرائع

اختیار کئے گئے ہیں۔ وہ بھی اتنے ہی موزون اور قابل ستائش ہیں یا نہیں۔ جتنا کہ خود مقصد ہے۔ اور یہ ذرائع حصول مقصد میں ہوں گے یا نہیں۔ بایں ہمہ نیشنل کانفرنس موجودہ ہندوستانی صورت حالات سے خصوصاً اور دنیا بھر کے پریشان کن امور سے باخبر ہے۔ اور چاہتی ہے کہ اس اقدام سے اجتناب کیا جائے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ موجودہ حالات کی پیچیدگی میں اضافہ کرنے والا ہو۔ اور ملک کے اُن وسیع مفادات کو خطرے میں ڈالنے والا ہو۔ جو ہر ایک محب وطن کو محبوب ہیں۔ نیشنل کانفرنس متمنی ہے کہ وہ ایسے امکانات تلاش کرے جن کے ذریعہ شاہی اعلان کو عوام کی آئینی و اقتصادی ترقی کی بنیاد بنایا جا سکے۔ یہ بات لازمی طور پر بڑی حد تک ہمارے نصب العین کے ساتھ اُن لوگوں کے ہمدردانہ اور تعاون پرستانہ رویہ پر منحصر ہو سکتی ہے جو کمیشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن سے کانفرنس کو توقع ہے کہ وہ وسیع القلبی کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ ورکنگ کمیٹی اپنے ممبروں کو مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں اور مندرجہ بالا شرائط کی پابندی کے ساتھ کمیشن میں شمولیت کرنے اور کام جاری رکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہمارے ممبروں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ کمیشن کی روزمرہ رفتار کا غور سے جائزہ لیتے رہیں۔ اور دیکھ لیں کہ اس کا کام نیشنل کانفرنس کے اعلان کردہ نصب العین کے حصول میں کہاں تک ممد و معاون ثابت ہو رہا ہے۔ اور جس مرحلے پر بھی ہمارے ممبر محسوس کریں کہ کانفرنس کے نصب العین کی طرف رفتار کے راستہ میں کوئی امر مانع اور حائل ہو گیا ہے وہ اُس وقت معاملہ نیشنل کانفرنس کے سامنے رکھیں۔ نیشنل کانفرنس جو ہدایات مناسب سمجھے گی اُن کو دے گی۔"

یہ بدنصیبی تھی کہ ہماری خیر خواہی اور ریاست کی عمومی بہتری کی مخلصانہ کوشش کے باوجود مندرجہ صدر خطرات ایک حقیقت ہی بن کر رہے۔

جب ہمارے ممبر کمیشن میں کام کرنے لگے تو انہیں سب سے پہلی دقت یہ دکھائی دی کہ اتنی بڑی اہمیت کا کمیشن بغیر کسی قابل سیکرٹری اور دفتری انتظام کے چلایا جا رہا ہے۔ کارروائیوں کو قلمبند کرنے کا کوئی انتظام نہیں۔ تحریری شہادتوں کی نقلیں تک ممبروں کو میسّر نہیں کی جاتیں۔ اور کمیشن کی یومیہ کارروائیوں کو مرتب کرنے کا کوئی انتظام نہیں۔ ان نقائص کو اگر انتظامی تفصیلات مان لیں تو بھی مناسب تھا کہ پیش کردہ یاداشتوں کا مطالعہ کرنے کے لئے ممبروں کو کافی موقعہ دیا جاتا۔ لیکن یہ سہولت بھی کمیشن کے ممبروں کو میسّر نہ ہوئی۔ حتٰے کہ اس سلسلے میں ہمارے نمائندوں کی درخواست تک درخور اعتنا نہ سمجھی گئی۔ اگر شہادت کے لئے پیش ہونے والے محکمانہ اعلیٰ افسروں پر مکمل طور سے جرح کرنا مقصود تھا۔ تو ایسی صورت میں ممبروں کو شہادتوں کا مطالعہ اور وقت دینا نہایت ضروری تھا۔ اور آئے دن کی مشکلوں اور دقتّوں کے ساتھ کمیشن کے صدر نے یہ فتوےٰ صادر کر دیا کہ افواج کے ساتھ تعلق رکھنے والا کوئی معاملہ کمیشن میں زیر بحث نہ لایا جائے اور نہ ہی اس موضوع پر کوئی سوال پوچھا جائے۔ ہم اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ فوجی تیاریوں اور سامان کے پورے پورے اعداد و شمار کی اشاعت۔ تحفظ اور دفاع کے حق میں نقصان رساں ہے۔ اس کے باوجود ہمارے ممبر یہ رائے رکھتے ہیں کہ اعداد و شمار کو ایک طرف رکھ کر فوجی بھرتی کی نسبت ریاست کی پالیسی پر بحث کرنا اور ریاست کے حفاظتی محکمہ کے ساتھ لوگوں کی مکمل تائید اور

عمومی امداد شامل کرنے کے لئے طریقے اور ذرائع تلاش کرنا ریاست کے تحفظ استحکام اور ماہیئت کو ترقی دینے کا حقیقی اور بروقت بہترین ذریعہ تھا۔

اس قسم کے وسیع اثر رکھنے والے مسئلے کو پورے طور سے خارج از بحث کرنا ایک ایسا قدم تھا جس نے ثابت کر دیا کہ بنیادی امور کی نسبت کمیشن کا طریق کار حقیقت پسندی سے خالی ہے اور پھر اس خرابی کے ساتھ اور بھی بہت سی حکوٹ بندیاں شامل ہو گئیں۔ محکمہ عدلیہ اور عدالتوں سے تعلق رکھنے والے امور پر بحث کرنے کی اجازت نہ دینا۔ ان حالات نے ہمیں اندازہ کرا دیا کہ کمیشن کا آئندہ رتبہ کیا ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ کس قسم کا نکلے گا۔

اس مرحلے پر ہم نے ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس ۲۷ فروری ۱۹۴۴ء کو جموں میں بلایا۔ اس اجلاس میں خواجہ غلام محمد صادق اور مرزا محمد افضل بیگ نے جو کمیشن میں ہمارے نمائندے تھے اپنی رپورٹ پیش کی جس کے نتیجہ میں انہیں کمیشن سے واپس آجانے کی ہدایت کی گئی۔ اور اس سلسلے میں ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیشن پاس کیا جس میں تمام شکایات مفصل طور سے بیان کی گئیں۔ یہ قرارداد ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے :-

"ان تمام واقعات کا مجموعی اثر یہ ہے کہ نیشنل کانفرنس نے اپنے اگست والے ریزولیشن میں جو خدشات ظاہر کئے تھے وہ حقیقت کی صورت میں نمودار ہوئے۔ اس لئے ریاست آئینی۔ انتظامی اور اقتصادی ترقی کی امیدیں ناکامی سے ہمکنار ہو رہی ہیں۔ اور نیشنل کانفرنس قطعی طور پر یہ رائے رکھتی ہے کہ اس کمیشن کے ذریعہ کسی قسم کی ترقی حاصل

کرنے کے امکانات خارج از بحث ہیں۔

ان امور کے پیش نظر ورکنگ کمیٹی قرار دیتی ہے کہ اپنی یادداشت اس کمیشن کو نہ بھیجی جائے۔ نیشنل کانفرنس کی یہ یادداشت جو ریاست کے آئندہ آئین کے مسودہ اور خاکہ پر مشتمل ہے اور جس میں اس ریاست کی بہ حیثیت مجموعی اقتصادی خوشحالی کا منصوبہ ایک تجویز کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ یادداشت نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے منظور کر لی ہے۔ یہ اب براہ راست ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ اور چھاپ کر ملک میں شائع کر دی جائے گی۔"

ہمارے لئے تحقیقاتی کمیشن ... "نیا کشمیر" کے راستہ میں ایک مرحلے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا جس کو ہم عبور کر آئے ہیں۔ ماضی میں جو راستہ ہم طے کرکے آئے ہیں وہ دشوار گذار اور پتھریلا راستہ تھا۔ اس کی دشوار گذاری کشمیر کے بلند پہاڑوں کی ناقابل عبور چوٹیوں سے مشابہ ہے۔ ہمارے سینکڑوں شہیدوں کی یاد ابھی تازہ ہے جن کی قبروں کو عوام ہر سال پھولوں سے ڈھانپ دیتے ہیں۔ اور جن کے مزار پر کھڑے ہو کر ہم ہر سال اس آزادی کو حاصل کرنے کا حلف لیتے ہیں جس کے لئے انہوں نے جانیں قربان کیں۔

جو مہمیں ہم نے اب تک سر کی ہیں۔ اور وہ مہمات جو ابھی سر کرنی باقی ہیں چھوٹی نہیں ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر رقبے میں ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے جس کے پہاڑ۔ وادیاں۔ جھیلیں اور میدان چوراسی ہزار چار سو اکہتر (۸۴۴۷۱)

مربع میل پر مشتمل ہیں۔ یہ ایک سرحدی ریاست ہے جس کی اہمیت محض مقامی نہیں۔ اس کی سرحدیں برطانوی ہند۔ جمہوریہ چین۔ بدھستانی تبت اور جمہوریہ روس کے ساتھ ملحق ہیں۔

ہمارے چالیس لاکھ عوام کوہ ہمالیہ کی برف پوش کوہستانی حدود اور پنجاب کی خاکستری رنگ کے تپتے ہوئے میدانوں کے درمیان زندگی بسر کرتے ہیں جو جموں، کشمیر، لداخ، سرحدی علاقوں پونچھ۔ چینہنی علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں۔ سکھ بھی ہیں۔ اور ہندو بھی۔ بدھ بھی ہیں۔ عیسائی بھی ہیں اور کشمیری پنڈت بھی۔ جین بھی ہیں اور ہریجن بھی۔ اور ان سب نے مل کر ریاست کے گرمائی اور سرمائی دارالخلافوں سری نگر و جموں کو اور دیگر ۳۹ قصبوں اور ۹ ہزار دیہات کو آباد کر رکھا ہے۔

ہمارے عوام ہر سو (۱۰۰) میں ۹۶ ایسے ہیں جو اپنی زندگی کا سہارا غذا اور دیگر ضروریات زمین سے حاصل کرتے ہیں۔ اور دُور دراز اور الگ تھلگ دیہات میں زندگی گذارتے ہیں۔ ان کی سالانہ آمدنی بڑی مشکل سے فی کس گیارہ روپیہ ہے۔

نیشنل کانفرنس کا نصب العین ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ وہ کسانوں اور دستکاروں کے افلاس کے خلاف جدوجہد کرے اور مزدوروں کی ناقابل برداشت بیچارگی کو ختم کرنے کے لئے سعی کرے۔ یہ کانفرنس جو ۱۹۳۲ء میں مسلم کانفرنس کے نام سے قائم ہوئی تھی۔ بہت جلد ریاست کشمیر کے عوام کی پُشت و پناہ اور دست و بازو بن گئی۔ جن میں سے مسلمان تین چوتھائی سے زیادہ ہیں۔ اسی زمانہ میں تمام ہندوستان ۱۹۳۱ء کی تحریک سول نافرمانی کے بعد ایک نئی بیداری کے دور میں

داخل ہوا جس کا نفسیاتی اثر ہم پر بھی پڑا۔ کانفرنس گو نام کے لحاظ سے ابتدا میں "مسلم" کانفرنس تھی۔ مگر چونکہ یہ لوگوں کے اُن مصائب کا اظہار کرنے کے لئے مرتب کی گئی تھی جن کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ اس لئے حقیقت اور عمل کے لحاظ سے یہ اس وقت بھی نیشنل کانفرنس تھی۔ اور اس وقت بھی تمام فرقوں کی بہبودی سے تعلق رکھنے والے مطالبات کو اپنے پروگرام اور کوشش کی بُنیاد بناتی تھی۔ یہی وہ حقیقت تھی جس کو میں نے ۱۹۳۵ء میں تمام فرقوں کے نام مسلم کانفرنس کے پلیٹ فارم سے اپیل کرتے ہوئے یُوں ظاہر کیا تھا کہ:۔

"میری جدوجہد اپنے وطن کی ترقی اور بہبود کے لئے ہے۔ آؤ ہم سب کے سب معمولی فرقہ وارانہ اختلافات سے بالاتر ہو کر عوام کی بہبود کے لئے اشتراک اور تعاون سے کوشش کریں۔ میں اپنے ہندو بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہم۔ خوف و خطرہ اور شک و شبہ کو اپنے دماغ میں جگہ نہ دیں۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ اشتراکِ عمل اختیار کریں۔ تو ان کے حقوق کسی طرح بھی خطرے میں نہیں پڑیں گے۔"

ہماری تحریک ابتدا سے ہی طاقت ور تھی اور جُوں جُوں وقت گذرتا گیا۔ یہ ریاست کی سرزمین میں گہری جڑ پکڑتی گئی۔ اور یہ قدرتی امر تھا کہ ۱۹۳۹ء میں ہم نے کام اور نام میں یکسانیت پیدا کرتے ہوئے باقاعدہ طور پر اس جماعت اور تنظیم کو "آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس" کا نام دیا۔ اور اس کو اسم با مسمیٰ بنا دیا تب سے ہم نے بہتیرے طوفانوں کا مقابلہ کیا۔ اور بہت سے معرکے ہمارے

تجربہ میں آئے اور کانفرنس محض اپنے جمہوری مقاصد اور عوامی ہر دلعزیزی کی وجہ سے جمہوریت میں آئے دن ہر دل عزیز ہو کر زیادہ سے زیادہ طاقت ور بنتی گئی۔

اس تمام مدت کے دوران میں ہم بار بار جس مطالبہ کو دہراتے رہے وہ ذمہ دار نظام حکومت کے قیام اور ریاست کے عوام کی اقتصادی خوشحالی اور برتری کا مطالبہ ہے۔ ہم ۱۹۳۴ء میں اپنے پہلے آئینی مرحلہ پر پہنچے۔ جب قانون ساز اسمبلی ۷۵ ممبران پر مشتمل مرتب کی گئی۔ جن میں سے ۴۲ نامزد اور صرف ۳۳ منتخب تھے اور جس کا صدر بھی سرکاری عہدیدار تھا۔ کانفرنس کے نمائندے اسمبلی میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہاں ایسی پارٹی مرتب کی جو سب سے بڑی واحد ہم جنس پارٹی تھی۔ یہ پارٹی اسمبلی ہال کی چار دیواری میں قابلیت اور خوبی سے ہماری جنگ لڑتی رہی۔

گذشتہ چند سال سے دنیا جنگ میں مبتلا ہے اور حملہ آور خود ہندوستان کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔ نیشنل کانفرنس نے اس دوران میں ریاست کے بچاؤ کی اہمیت کا پورا پورا احساس کیا ہے اور اس امر کو بھی محسوس کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ آزادی کا حل ہندوستان کے وسیع مسئلہ کے ساتھ اور بہ حیثیت مجموعی دنیا کے مسئلے کے ساتھ وابستہ ہے۔

اس منتہائے مقصد کی طرف ہم نے نیشنل کانفرنس کی پوری تنظیم کو متوجہ رکھا۔ اور ہم نے عوامی کمیٹیوں کے ذریعہ لوگوں میں خوراک اور مال تقسیم کرنے کے فرائض انجام دیئے۔ اور اس طرح نیشنل کانفرنس عوام اور فاقہ کشی کے درمیان حائل ہو کر عوام کو تنگی، نایابی اور گرانی کی زد سے بچاتی رہی۔ باوجودیکہ مطلق العنان حکومت کی مداخلتیں اور نالائقیاں ہمارا ہاتھ روک رہی تھیں۔ سال ۱۹۴۲ء میں

ایک اور مرحلہ پر لا رہا ہے۔ نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی جس کی انگلیاں ہمیشہ عوام کے نبض پر ہوتی ہیں محسوس کرتی ہے کہ اس وقت جب کہ سیاسی اور اقتصادی نظام سانچے میں ڈھالے جا رہے ہیں۔ اور دنیا کے نظام نو کا تصور زیر بحث ہے۔ نیشنل کانفرنس کو بھی چاہیے کہ وہ زیادہ وضاحت اور صفائی کے ساتھ اپنے اس عندیہ کو پیش کرے جس کے مطابق وہ "نیا کشمیر" تعمیر کرنا چاہتی ہے۔

کشمیر کے نئے پرائم منسٹر مسٹر بی۔ این راؤ نے اس ریاست میں وارد ہو کر اپنے عہدے کا چارج سنبھالتے ہی ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء کو ایک بیان دیا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ:۔

"میں اس ریاست میں صرف ایک تمنا لیکر آیا ہوں۔ اور وہ تمنا یہ ہے کہ کشمیر کو نمونہ کی ریاست بنا دیا جائے۔ جو غیر ہندو آبادی کی بہتری اور بہبودی کی اس طرح ضامن ہو جس طرح ہندو آبادی کی۔ یہ مقصد کوئی اکیلا آدمی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس میں کامیابی کے لئے ہر شخص کے تعاون کی ضرورت ہے"۔

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس بھی ایک نمونہ کی ریاست ہی کی تلاش میں ہے۔ نیشنل کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ جہاں ایک طرف جمہوریت اور ذمہ دار نظام حکومت ہمارا پہلا اور اہم مطالبہ ہے، کوئی حقیقی ترقی ممکن نہیں ہو سکتی جب تک ہمارے ملک کے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے کی شکل [illegible] [illegible] اور آزادی [illegible] حقیقی جمہوریت [illegible] [illegible] دے سکتی۔

زمانہ وسطیٰ سے لیکر آج تک کی تحریکاتِ آزادی کی تاریخ صرف ایک سبق سکھلاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے اقتصادی استحصال سے آزادی حاصل کرنا ہی درحقیقت سیاسی جمہوریت ہے۔ اور اس کے بغیر سیاسی آزادی صرف وہم کا ہی دھوکا اور سراب ہے۔ حتیٰ کہ انقلاب فرانس میں آزادی، مساوات اور اخوت کا مسرت آمیز نظریہ جو عوام کے خون کی قیمت دیکر حاصل کیا گیا تھا۔ وہ نپولین کی خودمختاریت کی بھینٹ محض اس لئے چڑھ گیا کہ امتیازات اور استحصال کی بنیادیں اکھیڑی نہ جاسکی تھیں۔ "آزادی" اور "امتیاز" یہ ایک ترازو کے دو پلڑے ہیں۔ جوں جوں امتیازات کا پلہ ہلکا ہوگا۔ آزادی کا پلہ بھاری ہوتا جائے گا۔

ہمارے زمانہ میں ہماری آنکھوں کے سامنے جمہوریہ روس نے نہ صرف خیالات کی حد تک بلکہ آئے دن کی زندگی اور ترقیات کی شکل میں عملاً یہ ثابت کر دیا کہ حقیقی آزادی صرف اقتصادی آزادی کے شکم سے ہی پیدا ہوسکتی ہے۔ جمہوریہ روس کے عوام اور وہاں کی مختلف قوموں کا نیا جنم لینا اور طاقتور جمہوری حکومت کا اپنے وحشی حملہ آور کو رستانہ جرأت و بہادری سے واپس دھکیلنا اس امر کی لاجواب دلیل ہے کہ آزادی کی تعمیر اقتصادی مساوات کے سنگ بنیاد پر ہی اٹھائی جاسکتی ہے۔

اندریں حالات آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس "نئے کشمیر" کے مستقبل کو سیاسی اور اقتصادی تصورات کی ملی جلی صورت میں مضمر سمجھتی ہے۔ اور اسی مقصد تک پہنچنے کے لئے ہم نے یہ سکیم مرتب کی ہے۔ جو سیاسی لحاظ سے

مقامی پنچائتوں سے لیکر قومی اسمبلی تک تمام اداروں پر حاوی کیا گیا ہے۔ اور اس آئین کو آزاد عدلیہ کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے۔ اور انتظامیہ کو لازمی طور پر عوام کے سامنے ذمہ دار گردانا گیا ہے۔

اقتصادی حدود میں ہم اس اصول پر چلے ہیں کہ منصوبہ شدہ اقتصادیات ترقی کی بنیاد ہے۔ اور بغیر اقتصادی منصوبہ کے ریاست کے عوام کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکتا۔ تاریخ کی مسلسل صدیوں میں جموں و کشمیر کے لوٹے کھسوٹے ہوئے فرزند ہندو سلطان، افغانوں، پٹھان، مغلوں اور بعض شہنشاہوں کی ڈولی کے کہار چلے آئے ہیں۔ وادی اور پہاڑوں میں وطن کے موجودہ فرزندوں نے ابھی تک اپنی زمین کی سطح کو صرف ۹ انچ تک کھودا ہے۔ اور اس سے محض قوت لایموت حاصل کیا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ وہ زمین کو اس کی گہرائی تک کھودیں۔ اور اپنے لیئے یومیہ روٹی کی بڑی اور بہتر ٹکیا حاصل کرنے کی کوششوں کے ساتھ جدید سائنس کے ہنرمندانہ طریقوں کو بھی جوت لیں۔

ہم اپنے "نئے کشمیر" میں اپنی ریاست کے مرد اور عورت ذات کی جدید تعمیر کرنا چاہتے ہیں جن کو صدیوں کے مظالم اور دباؤ نے پست قد بنا دیا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسے شاندار انسان پیدا کریں۔ جو ہماری خوبصورت مادر وطن کے شایان شان ہوں۔

شیخ محمد عبداللہ

ہم باشندگان

جموں، کشمیر، لداخ، سرحدی اضلاع، علاقہ ہائے پونچھ، چنینی (جنہیں عام اصطلاح میں باشندگان جموں و کشمیر کہتے ہیں) مکمل مساوات اور اختیار ذاتی کی فضا میں اپنے اتحاد کی تکمیل کرنے کے لئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو ہمیشہ کے لئے پامالی، مفلسی، تذلیل اور توہمات کے غار عمیق سے نجات دلانے کے لئے زمانہ جہالت کے اندھیرے اور کاہلی سے بچا کر آزادی اور سائنس کی روشنی میں دیانتدارانہ محنت سے شگفتہ حکومت کے تحت پرامن اور خوشحال وادی میں پہنچانے کے لئے مشرق کی مخلوق اور دنیا بھر کے محنت کش عوام کی صف میں شامل ہو کر اپنا اونچا فرض انجام دینے کے لئے اور اپنے پیارے وطن کشمیر کو ایشیا کی برفیلی پیشانی پر چمکتا ہوا ہیرا بنانے کے لئے اپنی ریاست کا حسب ذیل آئین تجویز کرتے ہیں اور اس کی تائید و حمایت کا عہد کرتے ہیں۔

(قومی اعلان)

کشمیر کے قومی جھنڈے سے خطاب

لہرا اے کشمیر کے جھنڈے   طفل و جوان و پیر کے جھنڈے
بازوئے بے شمشیر کے جھنڈے   ہل والے دل گیر کے جھنڈے

ہر سو لہرا ہر دم لہرا
تا بہ قیامت پیہم لہرا

میدان اور جبل پر لہرا   وُلر پہ لہرا ڈل پر لہرا
کُٹیا اور محل پر لہرا   خشکی اور جل تھل پر لہرا

ہر سو لہرا ہر دم لہرا
تا بہ قیامت پیہم لہرا

بال و پر پھیلا کر لہرا   ساری فضا پر چھا کر لہرا

شوق سے وجد میں آ کر لہرا جھوم کے اور بل کھا کر لہرا

ہر سو لہرا ہر دم لہرا

تا بہ قیامت پیہم لہرا

تو ہے ہماری آنکھ کا تارا مظلوموں کے دل کا سہارا

رنگ تیرا ہے لال دلارا ہل نشاں ہے پیارا پیارا

ہر سو لہرا ہر دم لہرا

تا بہ قیامت پیہم لہرا

تو ہی نشانِ مہر و وفا ہے آئینہ دارِ صدق و صفا ہے

مشعل نور افشاں بہ فضا ہے سایۂ رحمت بالِ ہما ہے

ہر سو لہرا ہر دم لہرا

تا بہ قیامت پیہم لہرا

نیا کشمیر

ریاست جموں وکشمیر کا آئندہ آئین

وطنیت اور اس کے بنیادی حقوق و فرائض

دفعہ نمبر (۱) جموں وکشمیر ولداخ اور سرحدی علاقوں اور علاقہ اسے دیگر [illegible] میں بسنے والے تمام لوگوں کے لئے واحد ریاست کی باشندگی اور وطنیت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

قومی زندگی کے اقتصادی، سیاسی، تہذیبی اور معاشرتی ہر ایک شعبہ میں بلا لحاظ مذہب و ملت، رنگ و نسل اور خاندان اس ریاست کے تمام اہل وطن کے حقوق کی مساوات ایک ناقابل تنسیخ و ناقابل ترمیم قانون متصور ہوگی۔ ان حقوق پر براہ راست یا بالواسطہ کسی قسم کی پابندی عائد کرنا اس کے برعکس کسی ایک اہل وطن یا اہل وطنوں کے کسی گروہ کے لئے قومیت، مذہب، نسل اور خاندان کی بناء پر براہ راست یا بالواسطہ کسی قسم کی رعایات و امتیازات ملحوظ رکھنا، نیز قومی، نسلی اور مذہبی بنیادوں پر استثنائیت چاہنا اور اہل وطن کے درمیان منافرت اور حقارت پھیلانا برے

قانون جرم مستلزم سزا ہوگا۔

دفعہ نمبر (۲)۔ عقیدہ اور ضمیر اور عبادت و عمل کی مکمل آزادی اہل وطن کے ہر ایک فرد کا محفوظ حق متصور ہوگی۔

دفعہ (۳):- سیاسی بیداری کو ترقی دینے اور قومی فوقیت کو مضبوط کرنے کے مقصد سے عوام کے فوائد اور جمہور کی مصلحتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام اہل وطن کے لئے از روئے قانون حسب ذیل حقوق کی آزادی محفوظ ہوگی :-

(الف) آزادی تقریر۔ (ب) آزادی طباعت و اشاعت۔ (ج) آزادی اجتماع و اجلاس۔ (د) آزادی جلوس و مظاہرہ

دفعہ (۴):- عوام کے فوائد اور تنظیم اور جمہور کی سیاسی سرگرمی کے ذریعہ ذاتی ترجمانی کو ترقی دینے کے مقصد سے تعلق رکھنے والے فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام اہل وطن کو جمہوری تنظیمات مثلاً انجمن ہائے مزدوراں۔ انجمن ہائے اتحاد باہمی۔ عورتوں اور نوجوانوں کی انجمنیں۔ کھیل اور ذاتی حفاظت کے ادارے۔ سیاسی پارٹیاں اور تہذیبی۔ فنی اور علمی جماعتیں قائم کرنے اور چلانے کا پورا پورا حق حاصل ہوگا۔

دفعہ (۵):- ہر ایک اہل وطن کا حق حریت محفوظ اور مسلم ہوگا۔ کوئی شخص قانونی عدالت کے فیصلہ یا سٹیٹ کے ایڈوکیٹ جنرل یا وکیل سرکاری کی اجازت کے بغیر نہ گرفتار کیا جا سکے گا اور نہ ہی کہیں بند رکھا جا سکے گا۔

دفعہ (۶):- کسی اہل وطن کی خانگی پردہ داری اور ذاتی خط و کتابت کی رازداری میں کوئی دست اندازی نہیں کی جا سکے گی۔ بجز اس صورت کے کہ قانونی اجازت موجود ہو۔

دفعہ (۷) :۔ مادرِ وطن کی حفاظت کرنا ہر وطنی کا اولین اور پاکیزہ فرض ہوگا۔ وطن سے غداری کرنا۔ بدعہدی کرنا۔ مادرِ وطن کے دشمنوں سے سازباز کرنا اور سٹیٹ کی فوجی طاقت کے بھید دشمنوں کو بتلانا سب سے بڑا جرم متصور ہوگا جس کی سزا قانون میں مکمل سخت اور انتہائی ہوگی۔

حفاظت وطن کے مقدس فرض کو انجام دینے کے لئے ہر ایک وطنی پہ لازم ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو ہتھیار اٹھانے میں تربیت یافتہ بنائے۔ ہتھیار رکھنے اور استعمال کرنے کا حق باشندگان وطن میں سے ہر شخص کو حاصل ہوگا۔ عام اور لازمی فوجی خدمات کا دستور از روئے قانون قائم کیا جائے گا۔

دفعہ ۸ :۔ ہر ایک وطنی کام اور روزگار مہیا کرنے کا مستحق ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ایسا کام حاصل کر سکے جس کی اجرت کام کی نوعیت اور مقدار کے مطابق اس کو ادا کی جائے بشرطیکہ وہ اجرت از روئے قانون مقرر کردہ بنیادی اجرت کی کم سے کم مقدار سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار سے زائد نہ ہو۔ اور جس صورت میں سٹیٹ کی طرف سے روزگار مہیا نہ ہو سکے۔ ہر وطنی اس امر کا حق رکھتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کی تمام ضروریات معقول مقدار میں اپنے لئے اور اپنے عیال کیلئے معاشرتی انشورنس کے ذریعہ حاصل کر سکے۔

روزگار اور کام کا حق محفوظ کرنے کے لئے قومی اقتصادیات کی سکیم مرتب شدہ ہوگی ملک کی صنعتوں کو ترقی دی جائے گی۔ پیداوار بڑھانے والی طاقتوں کو مدارس میں جمع کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جمہور کی زندگی کا معیار اونچا کرنے کے پہلو بہ پہلو اقتصادی بے چینیوں اور بے روزگاری کا وجود ختم کر دیا جائے گا۔

دفعہ ۹۔ تمام اہل وطن کو آرام کا حق حاصل ہوگا۔ یہ حق محفوظ کرنے کے لئے کام کے دن کو زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے تک محدود کر دیا جائے گا۔ کاریگروں اور ملازموں کے لئے سالانہ باتنخواہ تعطیلات مقرر کی جائیں گی۔ اور بوسیع پیمانہ پر آرام دہ اور صحت بخش مقامات کا جال پھیلا دیا جائے گا۔ اور محنت کش جمہور کے لئے تفریح گاہیں مہیا کی جائیں گی۔

دفعہ ۱۰۔ ہر وطنی کو بڑھاپے میں بیماری کے وقت اور کام کرنے کے ناقابل ہو جانے کی صورت میں مادی ضروریات سٹیٹ کی طرف سے حاصل کرنے کا یقینی حق ہوگا اس حق کو محفوظ کرنے کے لیے حکومت کے اخراجات پر محنت کش مزدوروں۔ کاریگروں اور ملازموں کی معاشی انشورنس بوسیع پیمانہ پر قائم کی جائے گی۔ اور مزدوروں کے لئے مفت طبی امداد مہیا کی جائے گی۔ اور ریاست بھر کے محنت کش مزدور اور عورتوں کے استعمال کے لئے بحالی صحت کے مقامات کا جال پھیلایا جائے گا۔

دفعہ ۱۱۔ ہر وطنی کو تعلیم یافتہ ہو جانے کا حق ہوگا۔
اس حق کو محفوظ کرنے کے لئے عام لازمی ابتدائی تعلیم مفت جاری کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی سرکاری وظائف کی ایک وسیع مقدار اونچے درجے کے سکولوں اور یونیورسٹی میں پڑھنے والے مستحق طلبا کے لئے مہیا کی جائے گی۔ مادری زبان ذریعہ تعلیم ہوگی کارخانوں اور کھیتوں میں کام کرنے والے بالغ محنت کشوں کے لئے مفت پیشہ ورانہ فنی اور کتابی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۲۔ قومی زندگی کے ہر ایک میدان میں چاہے وہ اقتصادی۔ تہذیبی اور سیاسی کوئی بھی ہو۔ اور ریاست کی خدمات میں عورت ذات اہل وطنوں کو مردوں کے

ساتھ ایک جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔

ان حقوق کو قائم کرنے کے لئے عورت ذات کو ہر ایک ملازمت میں مردوں کی طرح ایک جیسی شرائط اور ایک جیسے معاوضہ پہ کام کرنے کا حق ہوگا۔ عورت ذات کو آزادانہ مجلسی تحفظات اور تعلیم حاصل کر کے مرد کے برابر حقوق دیئے جائیں گے۔ قانون ماں اور بچے کے مفادات کی حفاظت کا خصوصی طور سے ذمہ دار ہوگا۔ ایام حمل میں مستورات کے لئے با تنخواہ رخصت کا حق قائم کیا جائے گا۔ اور ولادت گاہیں۔ نونہال خانے اور اطفال خانے وسیع پیمانے پہ قائم کر کے عورت ذات کے حقوق کا مزید تحفظ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۳۔ ریاست کی حدود میں پیدا ہونے والے تمام بچوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔ اور ترقی کے ایک جیسے مواقع میسر ہوں گے۔ اور مقام پیدائش اور والدین کی خصوصیت کا کوئی امتیازی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

ریاست بچوں کی نگرانی اور حفاظت اس طریقے سے کرے گی گویا کہ ریاست کے قبضہ میں بچے سب سے بڑی دولت ہیں۔ ریاست کے نئے انتظام حکومت میں قانون سازی میں۔ طبی انتظامات میں۔ تعلیمی تنظیم میں۔ گھریلو معاملات میں۔ شہریت کے اصولوں میں اور صنعتی و حرفتی امور سے تعلق رکھنے والے تمام سوالات میں بچوں کے مفادات اولین اہمیت کے مستحق تصور ہوں گے۔

دفعہ ۱۴۔ تمام اہل وطن قانون کی حفاظت میں متصور ہوں گے۔ اور عدل و انصاف کے تقدم کے تحت قائم شدہ عدالتوں کی پناہ میں آنے اور اپنا حق حاصل کرنے کے مستحق ہوں گے۔ یہ عدالتیں کارروائی میں تیز رفتار۔ اخراجات میں کم خرچ اور

انصاف ہیں غیر جانب دار ہوں گی۔

اس حق کو محفوظ کرنے کے لئے منتخب قسم کی اور آزاد عدلیہ قائم کی جائے گی۔ آزاد و با اختیار ایڈوکیٹ جنرل اور سرکاری وکلا کے عہدے قائم کئے جائیں گے۔ جمہوری عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ اکثر مقدمات کو مقامی طور پر طے کرنے کے لئے عدالت ہائے تحصیل قائم کی جائیں گی۔ اور عدالتی کارروائیوں میں مقامی زبان استعمال کی جائے گی۔ قوانین کی زیادہ سے زیادہ تشہیر یقینیت اور وضاحت کی جائے گی۔ اور تمام اہل وطن قانون کے سامنے مساوی حیثیت رکھیں گے۔

دفعہ ۱۵۔ اقتصادی سکیم ونقشہ کے حدود کے اندر رہتے ہوئے اس ریاست کے اہل وطن کو ذاتی جائداد کا مالک رہنے کا حق اور ذاتی جائداد میں وراثت کا حق بروئے قانون یقینی طور سے حاصل رہے گا۔

قومی اقتصادی نقشہ کے مطابق جو شخص ریاست کے اندر پیداوار کے قواعد کی شرائط پوری نہ کر سکے وہ جائیداد غیر منقولہ کا مالک نہیں بن سکے گا یہ قاعدہ پنشن یافتہ شخص اور ناتوان انسان کو محنت کی زندگی کے دوران میں جائز طور پر حاصل کردہ جائیداد سے محروم کرنے کا موجب نہیں ہو گا۔

دفعہ ۱۶۔ ریاست جموں وکشمیر میں اُن تمام اہل وطنوں کے لئے جو کام کرنے کے قابل ہوں کام کرنا لازمی ہو گا۔ اور عزت و آبرو کا ذریعہ اور معیار کام ہی تصور ہو گا۔

دفعہ ۱۷۔ ریاست جموں وکشمیر اُن غیر ملکی شہریوں کو پناہ گزینی کا حق دے گی جو عوام کے فوائد کی حفاظت کے لئے یا اپنی علمی سرگرمیوں یا قومی آزادی کی جد وجہد

کی پاداش میں سزایاب ہوئے ہوں۔

دفعہ ۱۸۔ ریاست کے ہر باشندے پر یہ لازم ہوگا کہ وہ ریاست کے آئین کو ملحوظ نظر رکھے۔ قوانین کی پابندی کرے۔ محنت کے ضوابط کی حدود میں چلے۔ اور دیانتداری سے اپنے جماعتی فرائض پورے کرے اور قومی اصولوں کا احترام کرے۔

ریاست کی قومی اسمبلی

دفعہ ۱۹۔ ریاست کی سب سے بڑی قانون ساز جماعت قومی اسمبلی کہلائے گی جس کے ممبروں کو ریاست کے باشندے ایسے انتخابی حلقوں سے منتخب کریں گے جن کی بنیاد اور ترتیب "چالیس ہزار آدمی کے پیچھے ایک نمائندہ" کے حساب سے ہوگی۔ اور ان نمائندوں کا انتخاب ۵ سال کی میعاد کے لیے عمل میں آیا کرے گا۔

نیشنل اسمبلی اپنے صدر اور عہدیدار خود منتخب کرے گی۔ اور اپنی کارروائیوں کے لیے ضوابط بنائے گی۔ ہر وہ مسودہ قانون جو ووٹوں کی خالص اکثریت سے پاس ہو جائے اور حکمران کی تصدیق حاصل کر لے۔ وہ قومی اسمبلی میں زیر غور آکر پاس شدہ قانون متصور ہوگا نیشنل اسمبلی کے پاس کردہ قوانین اردو زبان میں اور ریاست کی دیگر اقوامی زبانوں میں ریاست کے حکمران اور نیشنل اسمبلی کے صدر کے دستخطوں سے شائع کئے جائیں گے۔

نیشنل اسمبلی اپنا ایک کریڈنشل کمیشن مقرر کرے گی۔ جو اسمبلی کے ارکان کی کریڈنشلز کی تصدیق کرے گا۔

دفعہ ۲۰۔ نیشنل اسمبلی کا کوئی ممبر نیشنل اسمبلی کی منظوری کے بغیر گرفتار نہ کیا جا

سکے گا۔ اور نہ ہی اس کو سزا دی جا سکے گی۔ اور ایسے وقت میں جب کہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس جاری نہ ہو۔ اس نسیم کی منظوری اگر ضرورت پڑ جائے تو نیشنل اسمبلی کے صاحب صدر سے حاصل کرنی لازمی ہوگی۔ قومی اسمبلی کے کسی ممبر کو قید۔ اور نظربندی وغیرہ کوئی امر بھی اسمبلی کے مباحثوں اور فیصلوں میں حصہ لینے سے روک نہیں سکے گا بجز اس صورت کے کہ نیشنل اسمبلی نے خود متعلقہ ممانعت کو اپنی صفائی میں بولنے کا موقعہ مہیا کر کے اس کے خلاف فیصلہ کیا ہو۔

دفعہ ۲۱۔ نیشنل اسمبلی جب کبھی مناسب سمجھے تحقیقات اور پڑتال کے لئے کسی سوال پر کمیشن مقرر کر سکتی ہے۔

تمام ادارے اور اہلکار ایسے کمیشن کے مطالبات کی پابندی کرنے اور ضروری مواد اور تحریرات اس کو مہیا کرنے کے پابند ہوں گے۔

دفعہ ۲۲۔ انتخابات ختم ہونے کے بعد۔ ریاست کا حکمران جدید منتخب اسمبلی کا اجلاس ایک ہفتے کی مدت کے بعد طلب کرے گا۔

جب کبھی نیشنل اسمبلی کی میعاد ختم ہوگی۔ یا ایسا موقعہ پیدا ہوگا کہ میعاد ختم ہونے سے قبل ہی اسمبلی توڑ دی جائے۔ تو حکمران جدید انتخاب کے لئے ایک ایسا وقت مقرر کرے گا۔ جو میعاد کے اختتام یا توڑ دینے کی تاریخ سے (جیسا کہ صورت ہو) ۲ ماہ سے زائد نہ ہو۔

دفعہ ۲۳۔ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کی عمومی نگرانی اور ضبط داقتدار کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ریاست کی قومی اسمبلی کے اختیارات اور دائرہ عمل میں حسب ذیل امور شامل ہوں گے:-

(الف) ریاست کی طرف سے بیرونی تعلقات میں نمائندگی کرنا اور دوسری حکومتوں کے ساتھ معاہدات کی تجدید و تنسیخ کرنا اور اُن پر عمل کرنا۔

(ب) ریاست کی حدود میں تغیرات اور تبدیلیوں کی تصدیق کرنا۔

(ج) ریاست کی حفاظتی طاقت کو منظم کرنا اور اس کی مسلح قوت کی رہنمائی کرنا۔

(د) بیرونی تجارت کو ریاستی اور قومی اجارہ داری کی بنیادوں پر منظم کرنا

(ھ) ریاست کے امن اور استحکام کی حفاظت کرنا

(و) ریاست کے لئے قومی اقتصادی نقشہ اور سکیم کا فیصلہ کرنا اور اس کو ایک منصوبہ کی صورت میں عملی شکل دینا۔

(ز) ریاست کے میزانیہ آمد و خرچ کی منظوری دینا۔

(ح) بنکوں صنعتی اور حرفتی اداروں۔ زراعتی تنظیمات اور تجارتی ادارات کا قیام اور انتظام۔

(ط) آمد و رفت نقل و حمل اور رسل و رسائل کے ذرائع کی تنظیم

(ی) سکہ سازی کی تنظیم اور روپیہ کے لین دین کے لئے ضوابط سازی۔

(ک) سرکاری انشورنس کی تنظیم

(ل) قومی قرضہ جات کی ذمہ داری اور ادائیگی

(م) زمینوں کے استعمال۔ کانوں۔ جنگلات اور پانی سے استفادہ کے لئے بنیادی اصول وضع کرنا۔

(ن) جمہور کی زندگی کی حفاظت اور تعلیمی میدان کے لئے بنیادی اصول وضع کرنا

(س) قومی اقتصادی حسابات کا سسٹم ہموار اور یکسانیت کے ساتھ منظم کرنا۔

(ع) محنت و مزدوری کے قوانین کے لئے اصول وضع کرنا

(ف) ریاست کی وطنیت اور غیر ریاستیوں کے حقوق کے قوانین مرتب کرنا

(ص) قانونی کارروائی اور عدالتوں کے فوجداری اور دیوانی ضوابط کے لئے قوانین بنانا۔ (ق) ریڈیو۔ براڈ کاسٹنگ سسٹم کی تنظیم اور نگرانی

(ر) قومیتوں کی نشو و نما اور حفاظت کے قوانین مرتب کرنا

(ش) آثار قدیمہ کا بندوبست کرنا اور یادگاروں کی حفاظت اور تجدید کرنا۔

(ت) اس آئین کو قومی زندگی کی شاخوں اور تمام پہلوؤں پر حاوی کرنے کے لئے قوانین مرتب کرنا۔

ریاست کی مجلس وزراء

دفعہ ۲۴ ۔ ریاست کی مجلس وزراء قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ اور ذمہ دار ہوگی۔ **دفعہ ۲۵** ۔ ریاست کے وزراء ریاستی انتظام کی اُن تمام شاخوں کی راہ نمائی اور ہدایت کا فرض انجام دیں گے جو قومی اسمبلی کے حدود اختیار و عمل میں آتی ہیں ... (ملاحظہ ہو دفعہ نمبر ۲۳)

ریاست کے وزراء اپنے متعلقہ محکموں کی حدود میں، رائج الوقت قانون کی بُنیادوں پر ان قوانین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے احکام اور ہدایات جاری کریں گے۔ اور مجلس وزراء کے احکام اور فیصلوں پر عمل ہونے کی اطمینان بخش رفتار کو نگاہ میں رکھیں گے۔

دفعہ ۲۶۔ ریاست کے وزرار آپس میں نظام حکومت کی حسب ذیل شاخوں کو تقسیم کرلیں گے :۔ (۱) دفاع و حفاظت (۲) امور خارجیہ (۳) بیرونی تجارت۔ (۴) ریلوے (۵) رسل و رسائل (۶) آبی حمل و نقل (۷) بڑی صنعتیں (۸) فوجی صنعتیں (۹) غذائی صنعتیں (۱۰) بجلی سازی (۱۱) عمارتی لکڑی کی صنعتیں۔ (۱۲) زراعت و نسل کشی مویشیان (۱۳) سرکاری انبار خانے اور مویشی خانے (۱۴) مالیات اور بنک (۱۵) اندرونی تجارت (۱۶) امور داخلیہ (۱۷) عدلیہ (۱۸) حفظان صحت (۱۹) تعلیمات (۲۰) مقامی صنعتیں (بشمول گھریلو دستکاری) (۲۱) میونسپل اقتصادیات (۲۲) جمہور کا معاشرتی بہبود۔

ریاست جموں و کشمیر کا حکمران

دفعہ ۲۷۔ جموں و کشمیر کے حکمران ہز ہائینس مہاراجہ بہادر

(الف) قومی اسمبلی کا اجلاس سال میں دو بار طلب کریں گے۔ اور اپنی مرضی یا قومی اسمبلی کے صاحب صدر کی استدعا پر قومی اسمبلی کے غیر معمولی اجلاس طلب فرمائینگے۔

(ب) قومی اسمبلی کو معزول کر کے نیا انتخاب مقرر کریں گے۔

(ج) اپنے اختیار اور رضا سے یا مجلس قانون ساز کے ممبروں کی اکثریت کے مطالبے پر ریفرینڈم (جمہور سے فیصلہ لینے) کا انتظام کریں گے۔

(د) عمومی یا جزوی لام بندی کا اعلان کریں گے۔

(ھ) قومی اسمبلی جب بین الاقوامی معاہدات کو پاس کیا کرے گی۔ تو آپ اُن کی

تصدیق فرمائیں گے۔

(ف) قومی اسمبلی کی سب سے بڑی واحد پارٹی کے رہنما کو طلب کر کے وزارت مرتب کرنے کی دعوت دیں گے۔

ریاست کا نظامِ انتخابات

دفعہ ۲۸ نیشنل اسمبلی کے نمائندے نیز جمہوری پنچایتوں کے نمائندے براہ راست مساوی اور عمومی حق انتخاب کی بنیادوں پر قرعہ اندازی کے ذریعہ منتخب کئے جائیں گے۔

انتخابات کا حق ہمہ گیر ہوگا۔ تمام باشندگان ریاست جو ۱۸ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہوں، قطع نظر اس امر کے کہ وہ کس نسل سے ہیں۔ کس صنف (مرد یا عورت) سے ہیں۔ اور کس قومیت یا مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ پڑھے ہوئے ہیں یا ان پڑھ۔ مکان دار ہیں یا کرایہ دار۔ با وجاہت ہیں یا غیر معروف۔ جائیدادوں کے مالک ہیں یا نادار۔ اُن کے ماضی کی سرگرمیاں کیسی رہی ہیں۔ اور کیسی نہیں رہیں۔ اس امر کے حقدار ہوں گے کہ وہ نمائندوں کے انتخاب میں بہ حیثیت رائے دہندہ کے حصہ لیں۔ اور انتخاب میں بطور امیدوار کھڑے ہو کر چُنے جائیں۔ البتہ وہ افراد جو مسلّمہ طور پر مجنون ثابت ہو چکے ہوں یا جو عدالتی سزا کی وجہ سے انتخاب میں حصہ لینے کا حق کھو چکے ہوں۔ وہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہوں گے۔

حق انتخاب مساوی ہوگا۔ ہر ایک وطنی مساوی حق کی بنیاد پر انتخاب میں

حق لیگا۔ اور ہر شخص کو ایک ووٹ کا حق حاصل ہوگا۔ البتہ عبوری زمانہ کے دوران میں سکھ، کشمیری پنڈت اور ہریجن فرقوں میں سے ہر ایک کو ووٹ مخصوص نشستیں حاصل ہوں گی۔ اور ان فرقوں کے افراد کو ایک عمومی ووٹ کے علاوہ دوسرے ووٹ کا حق خاص نشست کے لئے بھی حاصل ہوگا۔

عورتیں ریاست کے تمام مردوں کی طرح ہی یکساں شرائط پر انتخاب کرنے اور منتخب ہونے کا حق رکھیں گی۔

دفعہ ۲۹۔ وہ وطنی جو ریاست کی مسلح افواج میں خدمات انجام دیتے ہیں۔ انتخاب کرنے اور منتخب ہونے کا حق باقی اہل وطن کے ساتھ مساوی طور پر رکھینگے

دفعہ ۳۰۔ انتخاب کے لئے امیدوار انتخابی حلقوں کے مطابق پیش کئے جائیں گے۔

انتخابی حلقے کے اندر رہائش رکھنے والے کوئی بھی ایک سو رائے دہندگاں ایک امیدوار کو انتخاب کے لئے پیش کر سکیں گے۔ اس کے سوا دوسری کوئی شرط مثل نقدی ضمانت وغیرہ امیدوار کے لئے پیش کرنی ضروری نہیں ہوگی۔

دفعہ ۳۱۔ ہر ایک نمائندہ پر لازم ہوگا کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے حلقہ انتخاب کے رائے دہندگاں کو اپنی کارکردگی سے مطلع رکھے اور جس ادارے میں اس کو منتخب کر کے بھیجا گیا ہے اس ادارے کے کاموں سے آگاہ رکھے۔ حلقہ انتخاب اپنے نمائندے کو جب چاہے اس طریقے کے مطابق جو قانون نے اس مقصد کے لئے معین کیا ہو، واپس بلا سکتا ہے۔

دفعہ ۳۲۔ تمام حلقہ ہائے انتخاب میں انتخابی مرکز پیدل مسافتوں کی

سہولتوں کے دائرے میں قائم کئے جائیں گے۔ ہر اُس کارخانہ کے لئے علیحدہ انتخابی مرکز مہیا کیا جائے گا۔ جس میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ایک سو سے زائد ہو

انصاف، عدالتیں اور ایڈووکیٹ جنرل

دفعہ ۳۳۔ ریاست میں انصاف کا انتظام جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ ضلع دار عدالتوں اور عوامی عدالتوں کے ذریعہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۳۴۔ تمام عدالتوں میں مقدمات کی تحقیقات جمہور سے تعلق رکھنے والے ججوں کے ذریعہ کرائی جائے گی۔ بجز اُن مقدمات کے جن کے لئے قانون نے کوئی خاص طریقہ مقرر کیا ہو۔

دفعہ ۳۵۔ ریاست کی عدالت عالیہ سب سے بڑی جائے انصاف متصور ہوگی۔ یہ عدالت ریاست کے تمام انصاف کی نگرانی اور عدالتانہ سرگرمیوں کی نسبت ہدایات دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

دفعہ ۳۶۔ جموں و کشمیر کی عدالت عالیہ کا انتخاب قومی اسمبلی پانچ سال کے لئے کرے گی۔ ماتحت عدالتیں عدالت عالیہ کی طرف سے پانچ سال کے لئے مقرر کی جائیں گی۔ باستثنائے جمہوری عدالت ہائے جو کہ جمہوری پنچایتوں کے ذریعہ پانچ سال کے لئے منتخب ہوا کریں گی۔

دفعہ ۳۷۔ عدالت عالیہ کی عدالتی کارروائیاں ریاست کی بین الاقوامی زبان اُردو میں کی جائیں گی۔ ماتحت عدالتوں میں کارروائی کی غرض سے مقامی

زبانیں استعمال کی جائیں گی۔ جو آدمی عدالت کی زبان نہ جانتا ہو اُسے اس امر کا اطمینان دینے کا انتظام کیا جائے گا۔ کہ ترجمان کے ذریعہ عدالت اُس کے مقدمہ کو مکمل طور پر سمجھ رہی ہے۔ نیز اس کو یہ حق ہوگا کہ وہ عدالت کو اپنی زبان میں مخاطب کرے۔

دفعہ ۳۸۔ تمام مقدمات میں ملزم شخص کو اس امر کا مکمل اطمینان دیا جائے گا۔ کہ اُسے صفائی پیش کرنے کا یقینی حق حاصل ہے۔

دفعہ ۳۹۔ ریاست کی تمام عدالتیں مقدمات کو کُھلے طور پر سنیں گی۔ بجز اُن صورتوں کے جب قانون نے کوئی دوسرا طریقہ مقرر کیا ہو۔

دفعہ ۴۰۔ ریاست کی عدالتوں کے جج آزاد ہوں گے۔ اور وہ صرف قانون کے تابع ہوں گے۔

ایڈوکیٹ جنرل اور سرکاری وکلاءُ

دفعہ ۴۱۔ قومی اسمبلی ریاست جموں وکشمیر کے ایڈوکیٹ جنرل (وکیل عمومی) کا تقرر پانچ سال کی مدت کے لئے عمل میں لایا کرے گی۔

ضلع وار اور تحصیل وار سرکاری وکلاء جموں وکشمیر کے ایڈوکیٹ جنرل کی طرف سے پانچ سال کی مدت کے لئے مقرر کیئے جائیں گے۔

دفعہ ۴۲۔ جموں وکشمیر کے ایڈوکیٹ جنرل کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس امر کی انتہائی نگرانی رکھے کہ ریاست کے وزراء اور وہ اِدارے جو وزراء کے ماتحت ہیں نیز وہ افراد واشخاص جو سرکاری فرائض پر متعین ہیں۔ اور ریاست کے عام باشندے قانون

پر سختی کے ساتھ عمل کرتے ہیں یا نہیں۔

دفعہ ۴۳۔ ایڈووکیٹ جنرل اور سرکاری وکلاء اپنے فرائض ہر مقامی سرکاری طاقت سے آزاد ہوکر انجام دیں گے۔ چاہے وہ طاقت کوئی بھی ہو۔ اور سرکاری وکلاء صرف ایڈووکیٹ جنرل کے ماتحت ہوں گے۔

دفعہ ۴۴۔ ایسی صورت میں جب کہ کسی جج ہائیکورٹ یا ایڈووکیٹ جنرل کے پنشن یاب ہونے کی تاریخ ایسے موقعہ پر آجائے جب کہ قومی اسمبلی معزول شدہ ہو۔ وہ تاریخ اس وقت تک ملتوی تصور ہوگی۔ جب تک کہ جدید قومی اسمبلی نئی تقرریاں کرنے کے قابل ہو سکے۔

ریاست کے مقامی نظامی ادارے

دفعہ ۴۵۔ حکومت کی طاقت کے ذرائع اور منابع۔ اضلاع تحصیلوں شہروں اور دیہات میں جمہوری پنچائتیں ہوں گی۔

جمہوری پنچائتیں اُن انتظامی ادارات کی سرگرمیوں کی رہنمائی کریں گی۔ جو اُن کے ماتحت ہوں۔ اور حکومت کے نظام کی باقاعدگی کو یقینی بنائیں گی۔ اور قانون کی پابندی کی نگرانی رکھیں گی۔ اور اہل وطن کے حقوق کی حفاظت کرے گی۔ منصوبہ کے مطابق مقامی اقتصادی اور تہذیبی و ثقافتی نشو ونما کی رہنمائی کریں گی۔ حفاظت عامہ کے ذرائع کی تنظیم کریں گی۔ اور مقامی آمد و خرچ کا میزانیہ تیار کریں گی۔ جمہوری پنچائتیں قرار دادیں پاس کریں گی۔ اور از روئے قانون اُن کو جو

اختیارات سونپے گئے ہوں اُن کی حدود کے اندر احکام صادر کریں گی۔

دفعہ ۴۶۔ جمہوری پنچایتوں کی عاملہ اور با اختیار طاقت وہ انتظامی کمیٹیاں ہوں گی جن کو جمہوری پنچائتیں منتخب کریں گی۔ یہ کمیٹیاں صدر، نائب صدر، سیکرٹری اور ممبروں پر مشتمل ہوں گی۔

جمہوری پنچایتوں کی انتظامی کمیٹیاں براہ راست اُن جمہوری پنچایتوں کے سامنے ذمہ دار ہوں گی جنہوں نے ان کو منتخب کیا ہوگا۔ نیز یہ کمیٹیاں اپنے اُوپر کی پنچایتوں اور ریاست کی مجلس وزراء کی ہدایات کے تابع ہوں گی۔

دفعہ ۴۷۔ جمہوری پنچائتیں اپنی حدود اختیار کے عوام کی طرف سے پانچ سال کی مدت کے لئے منتخب ہوں گی۔

جمہوری پنچایتوں میں نمایندگی کا تناسب بروئے قانون فیصل شدہ ہوگا۔

ریاست کی قومی زبانیں

دفعہ ۴۸۔ ریاست جموں و کشمیر کی قومی زبانیں کشمیری، ڈوگری، دردی، بلتستانی، پنجابی، ہندی اور اردو متصور ہوں گی۔ اردو زبان کو ریاست جموں و کشمیر کی بین الاقوامی زبان کی حیثیت حاصل ہوگی۔

ریاست ان زبانوں کی نشو و نما اور ترقی کو تقویت دے گی۔ اور ہمت افزائی کرے گی۔ خصوصیت سے جو زبانیں زیادہ پسماندہ ہیں ان کو ترقی دینے کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔ اور ان میں حسب ذیل کوششیں بھی شامل ہوں گی:۔

(۱) ریاستی زبانوں کا ایک علمی ادارہ قائم کیا جائے گا جس میں اہل علم ادیب اور ماہر لسانیات زبانوں کی نشو و نما کے لئے ذیل کی کوششیں عمل میں لائیں گے۔

(الف)۔ ریاستی زبانوں کے رسم الخطوں کو مکمل اور مطابق ضرورت بنائیں گے۔

(ب)۔ ریاستی زبانوں کو غیر ملکی ترقی یافتہ زبانوں کے ترجموں کے ذریعہ دولت مند بنائیں گے اور وسعت دیں گے۔

(ج) ریاستی زبانوں کی تاریخ کا کھوج نکالیں گے۔

(د) ریاستی زبانوں کے لئے لغات اور نصابی کتابیں مرتب کریں گے۔

(۲) ان زبانوں کا مطالعہ کرنے کے لئے سرکاری وظائف مقرر کئے جائیں گے۔

(۳) مقامی زبانوں میں نشر و اشاعت کے ذرائع کو مقامی طور پر ترقی دی جائے گی۔

ریاست کے آئین میں ترمیمات

دفعہ ۹۴:۔ اس آئین میں ترمیمات اسی وقت موثر ہوں گی جب ان کا فیصلہ قومی اسمبلی نے آراء کی اکثریت سے کیا ہو۔ اور یہ اکثریت کل استعمال شدہ آراء کے دو تہائی سے کم نہ ہو۔ اور اس قسم کی ترمیمات ریاست کے حکمران کی منظوری اور تصدیق کے تابع ہوں گی۔

ریاست کا قومی اقتصادی منصوبہ

دفعہ ۵۰۔ ریاست کی اقتصادی زندگی ایک قومی اقتصادی منصوبہ کے ذریعہ مرتب کی جائے گی۔ اور چلائی جائے گی۔ یہ نقشہ جمہوری دولت کو بڑھانے۔ کام کرنے والے مردوں۔ اور عورتوں کی مادی اور تہذیبی سطح میں مسلسل ترقی کو یقینی بنانے اور ریاست کی حفاظتی قابلیت کو مستحکم کرنے کے مقاصد پر حاوی ہوگا۔

قومی اقتصادی منصوبہ

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کا نصب العین یہ ہے "کشمیر میں ایک آزاد اور جمہوری ریاست ایک ایسی غیر طبقاتی قوم پر مشتمل ہوگی جس میں ہر فرد کو اپنے کمالات ظاہر کرنے۔ اپنی ترقی کی تکمیل کرنے اور زندگی کے عمدہ۔ موزوں و مناسب مہذب معیار سے لطف اندوز ہونے کے مواقع اس حد تک یقینی طور سے بہم کئے جائیں گے کہ ان یکساں مواقع کا حصول ایک عملی حقیقت بن جائے۔" اس وضاحت کے مطابق آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے نصب العین کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ

"سب کچھ جمہوریت میں اور سب کچھ طے شدہ منصوبہ کے ذریعے"

انڈین نیشنل پلاننگ کمیٹی کے سیکرٹری پروفیسر کے۔ ٹی شاہ کے قول کے مطابق پلاننگ (منصوبہ) کی تعریف جمہوری نظام کے تحت یہ ہو سکتی ہے کہ قومی

نمائندہ جماعت نے قوم کے لئے جو اقتصادی اور معاشرتی نصب العین مقرر کیا ہوا ہو۔ ملک کے اخراجات۔ پیداوار۔ الوسمینٹ (لگاش) تجارت اور آمدن کی تقسیم کرنے کے لئے فنی اور صنعتی اتحاد و باہمی تعاون۔ اس قسم کا منصوبہ لازمی طور پر تہذیبی اور روحانی خوبیوں اور زندگی کے انسانی پہلو پر مشتمل ہونا چاہیئے۔"

اس تعریف کے مطابق قومی منصوبہ سے مراد ایسا پروگرام ہے جو متوازی اور پہلو بہ پہلو ترقی کے تمام راستوں پر اور تمام انسانی سرگرمیوں پر حاوی ہو۔ اور جن کو جمہوری اور عمومی شکل وصورت میں ملک بھر میں یکساں چلایا جائے۔

پلیننگ (منصوبہ) کے خصوصی مقاصد

قومی خود کفایتی - (۱) جہاں تک کہ اس کا تعلق کشمیر کے عوام کی اقتصادی بہبودی سے ہے۔

(۲) معیار زندگی کو قومی تعمیر کے طے شدہ پروگرام کے مطابق بلند کرنا۔ یہ معیار تمام ملک کے لئے بحیثیت مجموعی یکساں ہونا چاہیئے۔ اور قوم کی طرف سے مشترکہ طور پر اس کی ذمہ داری اور یقین دہانی ہونی چاہیئے۔ اور معیار زندگی صرف حسب ضرورت خوراک۔ مکان اور لباس پر ہی مشتمل نہ ہو۔ بلکہ قومی خدمت کے لوازمات بھی اس میں شامل ہوں۔

قومی اور عوامی خدمت سے حسب ذیل امور مراد ہیں :-

(الف) **تعلیم** - تمام مدارج میں پرائمری سے لیکر پوسٹ گریجوایشن تک جا سے

کتابی تعلیم ہو یا پیشہ ورانہ سب شامل ہیں۔

(ب) **صحت**۔ اس میں طبی علاج اور پرورش دونوں شامل ہیں۔

(ج) **صفائی**۔ یہ حاوی ہے شہری۔ دیہاتی اور خانگی صفائی پر۔

(د) **سہولت آمد و رفت**۔ اس میں سفر کی ضروریات۔ آرام و خوراک بھی شامل ہیں۔

(ہ) حمل ونقل و رسل و رسائل۔ انشورنس بنکنگ اور کریڈٹ بھی وسیع اہمیت رکھتے ہیں اور یہ بھی قومی اور عوامی خدمت میں شامل ہیں۔

(۴) پیداوار سے مقصد "استعمال" ہو نہ کہ "تبادلہ"۔ اس اصول کو پیداوار کے مقامی دائرے پر چسپاں کرنے میں اس حد تک نرم کیا جائے گا کہ وہ بہ حیثیت مجموعی قومی اقتصادیات کی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ مثال کے طور پر ایک گاؤں کی اقتصادیات میں پیداوار خوراک کی بہم رسانی اور تقسیم اور باقی روزانہ ضروریات ایسے طریقہ سے ترتیب دی جائیں گے کہ وہ تبادلہ کو متوازی کردیں۔ اور گاؤں میں درآمد ہونے والی اور وہاں سے برآمد ہونے والی اشیاء کا نقشہ اس کے مطابق بنایا جائے گا۔ اس کی نسبت یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ یہ گاؤں کی خود کفائتی کا نقشہ ہے بلکہ یہ قومی طاقتوں کو اقتصادی شکل دینے کی ایک صورت ہے۔

ملک کی مجموعی بہبودی کے لیئے اس قسم کا صنعتی منصوبہ اور ذرائع پیداوار کی ترتیب نہایت ضروری ہے۔ تخریبی تجارتی مقابلوں کو روکنے کے لیئے امداد باہمی کے طریقوں کی تنظیم پر زور دیا جائے گا۔ منڈی اور تجارت لازمی طور پر ضبط و ربط میں اور منظم ہوگی۔ بعض علاقوں میں ضروریات کی پیداوار آبادی کے مقابلہ میں کم ہونے اور

کہیں آبادی کم اور پیداوار زیادہ ہونے سے جو توازن بگڑتا ہے اس کا حل کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے اور اسی طریقہ سے مقامی نایابی کی مشکلات کا انسداد ہو سکتا ہے۔ اس قسم کا اقتصادی منصوبہ اسی صورت میں ممکن العمل ہے جب کہ ریاست کے لوگ بہ حیثیت مجموعی اس کو ترتیب دینے میں اور عملی شکل دینے میں اتفاق اور تعاون سے کام لیں۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے مکمل جمہوری حکومتی نظام کا قیام ہمقدّم متصوّر کیا گیا ہے۔

منصوبہ پر مبنی اقتصادی نظام حسب ذیل ذمہ داریاں پوری کرے گا:۔

(۱) تمام تندرست بالغ اہل وطن کے لئے کام مہیا کرنا۔ اور بے کاری و مفلوجیت کا ریاستی اقتصادیات سے خاتمہ۔

(۲) دماغی اور جسمانی قابلیتوں کے مطابق کام حاصل کرنے کے حق کو وطنیت کا بنیادی حق تسلیم کرنا۔

(۳) (الف) بچپن (ب) طالب علمی (ج) بڑھاپا اور ناتوانی کی حالت میں پرورش اور ضروریات سٹیٹ سے حاصل کرنے کا حق۔

(۴) گھر کی بیبیوں کا گھریلو کام اور مادرانہ فرائض معاشرتی طور پر ضروری مفید اور قابل احترام کام شمار ہوں گے۔

(۵) ازبسکہ دماغی کام لازمی، معاشرتی محنت کی قسم تسلیم کیا جائے گا۔ اس لئے یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ دماغی قابلیت کو معاشرتی غصب کا ذریعہ بنایا جائے یا اس کے معاوضہ میں اس کی جائز قیمت سے زیادہ حاصل کیا جائے۔

اس قسم کا اقتصادی منصوبہ ریاست میں بسنے والے تمام انسانوں کے لئے

زندگی کے معقول معیار کو یہ یقین بنا دے گا۔ اور موجودہ عدم مساوات کا خاتمہ کر دے گا۔ آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس۔ انڈین نیشنل پلیننگ کمیشن کے قبول کردہ پیمانوں کو ریاست جموں و کشمیر کی ضروریات پر حاوی ہونے کا اعتراف کرتی ہے۔

ان پیمانوں سے مراد انفرادی زندگی کا معقول معیار ہے جو حسب ذیل ضرورتوں پر مشتمل ہوگا:۔

(۱) **عمدہ غذا** ا موزوں خوراک اور لازمی حیاتیات (وٹامن) اور جسم کو بڑھانے اور بچانے والا طعام ہر ممکن نشوونما یافتہ کارکن کے لئے بہ حساب چوبیس سو (۲۴۰۰) کلوریفک یونٹس

(۲) **کافی لباس** :۔ فی کس سالانہ تیس ۳۰ گز جس میں موسم سرما کے لئے اُونی لباس کی ذمہ داری لی جائے گی۔

(۳) **وسیع مکان رہائش**۔ جو سرد و گرم موسموں کی ضرورتیں پوری کرے اور جس میں فی کس ایک سو مربع فٹ کے حساب سے رہنے کی جگہ موجود ہو۔ شہر کی طرح دیہات میں بھی مکانیت کا معیار یہی ہوگا۔

(۴) **بہم رسانی آب**۔ اس قدر کافی اور بآسانی حاصل ہونے والا مصفا پانی مہیا ہو کہ ہر انسان روزانہ میں ۲۵ گیلن پانی استعمال کر سکے۔

(۵) **انتظامات روشنی**۔ مقامی ضرورتوں کے مطابق

(۶) **عام تعلیم** :۔ قومی منصوبہ و نقشہ کے مطابق تمام باشندگان ریاست کے لئے۔

(۷) **ذخیرہ ہائے طعام کا انتظام** :۔ پکی پکائی روٹی کی دکانات۔

صفائی کے اصولوں کی پابندی سے کم از کم ہر ہزار باشندوں کے لئے ایک دکان کے حساب سے۔

(۸) **انتظام ڈاک**۔ اس انتظام کی تکمیل تنظیم کے لئے ٹیلیفون ایکسچینج کا جال ریاست کے کونے کونے تک پھیلا دیا جائے گا۔ تاکہ دور دراز مقامات۔ سرحدی اضلاع اور دور افتادہ و منقطع آبادیاں ریاست کے دارالخلافوں کے ساتھ وابستہ کردی جائیں۔

(۹) **انشورنس**۔ تمام ناقابلیتوں۔ حادثات اور مصیبتوں اور خطرات کے خلاف ایک عمومی انشورنس (بیمہ) کا سلسلہ قائم کیا جائے گا۔

(۱۰) **بنکنگ آسانیاں**۔ بنکنگ کو قومی زندگی کی ضروریات کے ہم رکاب لوازمات میں شمار کرتے ہوئے ۲۵ ہزار کی آبادی کے حساب سے ایک ایک سرکاری بنک آفس قائم کیا جائے گا۔

(۱۱) **طبی انتظامات**۔ ہر قسم کے طبی انتظامات۔ تشخیص۔ دوا۔ علاج اور دیکھ بھال تیمارداری کا انتظام اور سہولتیں ہر شخص کے لئے مفت مہیا ہوں گے۔

اس منصوبے کو عملی شکل دینے کے لئے آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس ایک ایسے "کشمیر پلیننگ کمیشن" کے قیام کی تجویز اپنے تصور میں رکھتی ہے جو مکمل طور سے جمہوری قومی حکومت کی امداد اور پشتی بانی سے اپنے فرائض انجام دے گا۔

جموں و کشمیر نیشنل پلیننگ کمیشن کا قومی۔ اقتصادی منصوبہ جو اس کمیشن کے ذریعہ تفصیلات کے ساتھ ترتیب دیا جائے گا۔ اس کے ابواب و فصول کی تقسیم حسب ذیل ہوگی:-

(۱) پیداوار۔ (الف) زرعی (ب) صنعتی

(۲) حمل و نقل۔ (الف) ہوائی (ب) زمینی (سڑکیں)۔ (ج) آبی

(۳) تقسیم پیداوار۔ (الف) منڈی (ب) بیوپار و تجارت

(۴) خدمات رفاہ عامہ (الف) عوام کی صحت (ب) تعلیم (ج) مکان و رہائش (د) تہذیبی و ثقافتی تنظیمات (ہ) عمومی انشورنس

(۵) ٹیکسال اور مالیات

(٦) عورت ذات کا حقوق نامہ۔

پیداوار

(الف)۔ زرعی پیداوار:۔ ریاست جموں و کشمیر میں ہندوستان کے باقی حصوں کی طرح ہر قومی حکومت کا سب سے بڑا فرض ملک کی زراعت کو جدید اور ترقی یافتہ بنیادوں پر منظم کرنا اور کسانوں کے لئے زندگی کے اعلیٰ معیار کا انتظام کرنا ہوگا۔

لفظ زراعت یہاں ایک ایسی اصطلاح ہے جو نہ صرف زمین جوتنے اور اناج پیدا کرنے پر ہی حاوی ہے بلکہ مقامی، ضمنی اور امدادی مصنوعات مثلاً مکھن سازی مویشی پروری اور وہ حرفتیں جو حیوانی اجزا پر شامل ہیں۔ نیز جنگل اور جنگل کی پیداوار بھی زرعی دائرے کے اندر داخل ہیں۔

ریاست کی قومی حکومت کے زرعی منصوبہ کے بنیادی اصول حسب ذیل ہونگے

(۱) جکداری اور غیر حاضر زمینداری کی کاغذی ملکیت کا خاتمہ۔ کیونکہ اس قسم کا قدم تمام ترقیوں کی طرف پہلا قدم ہے۔ جب تک ایک ایسا امتیازات و رعایت

یافتہ گروہ موجود ہے۔ جو ہاتھ پاؤں توڑ کر نکما بیٹھا ہوا ہے اور دوسروں کی محنت پر عیش و آرام کر رہا ہے۔ تب تک اس سرزمین کی پیداوار اور دولت کی مساوی تقسیم ملک کے تمام فرزندوں کے درمیان ناممکن ہے۔

(۲) زمین جوتنے والا ہی زمین کا مالک ہوگا۔ کیونکہ غیر حاضر کاغذی مالکوں کی ملکیت ختم کرنے کے بعد پہلی بار یہ ممکن ہو سکے گا کہ زمین سے محروم کسانوں کی وہ پیاس بجھائی جا سکے جس سے اطمینان بخش محنت کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ جو پوری پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے شرط اول ہے۔

(۳) امداد باہمی کے روابط

کیونکہ کسانوں کی قومی خوشحالی کو بڑھا کر قومی اقتصادی منصوبہ کو مؤثر عملی شکل اختیار کرنے کا یقین حاصل کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ اناج کی پیداوار تبادلہ اور زرعی مصنوعات کا لین دین امداد باہمی کے طریقوں پر اختیار کر کے منظم کیا جائے۔ اتحاد باہمی کے طریقے سے پیداوار کا فضول ضائع ہونا ختم ہو جائے گا۔ محنت اقتصادی دائرے میں آکر زیادہ سے زیادہ فائدہ اور پھل دے سکے گی۔ تخریبی مقابلہ کا قلع قمع ہو جائے گا۔ اور مقامی ذرائع اور قوتیں مرکزیت اختیار کر لیں گی۔

(۴) اہل ریاست کی شکم سیری کو مقدم رکھنا۔

کیونکہ جو اناج اور کھانے پینے کی اشیاء ریاست کے باشندوں کو ضرورت ہیں اُن کو ریاست سے باہر جانے کی اجازت دینا جموں و کشمیر کے محنت کش عوام کے حق میں مجرمانہ خیانت ہے۔ یہ چیزیں ریاست سے باہر جانے کی اجازت صرف اسی صورت میں دی جا سکے گی۔ جب ریاست کے باشندوں کی فوری ضرورتیں اور معقول

ذخیرہ بندی کی ضرورتیں پوری ہو چکیں گی۔

جنگلات پر عوامی نگہداشت

کیونکہ جنگلات پر نگہداشت کی کامیابی اس پر منحصر ہے کہ جنگلات کی مرکزی قابل تنظیم عوامی پنچایتوں کی یومیہ نگرانی کے تعاون سے استفادہ کر سکے۔ تاکہ مقامی جنگلات کی زمینوں اور پیداوار سے موزوں اور پورا پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اور اپنی ضرورتیں جو جنگلات سے وابستہ ہیں، اطمینان بخش طور پر حاصل کر سکیں۔

زرعی منصوبہ کا مقصد

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے زرعی منصوبہ کا مقصد ضروری اشیائے خوراک اور اناج کے معاملے میں ریاست کو قومی خود کفائیتی سے بہرہ مند کرنا ہے اور اس مقصد کا حصول بطریق ذیل مطلوب ہے:-

(الف) زرعی منصوبہ کے مطابق زراعت کی تنظیم، غذا بننے والے اناجوں کی تخم ریزی ایک خاص تناسب سے عمل میں لانا اور مصنوعات کے لئے کچا مال پیدا کرنا اور ادویات کی خوبیاں رکھنے والے مزروعات کو ترقی دینا۔

(ب) اس وقت جو زمینیں زیر کاشت ہیں۔ ان کا بہترین استعمال کرنا۔ ان کی کیفیت اور اوصاف میں اضافہ کرنا۔ ان سے بہتر جنس حاصل کرنا اور کاشت کاری کے مؤثر اور سائنٹفک طریقے اختیار کر کے پیداوار کی مقدار بڑھانے۔ زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام کاموں میں سرکاری طور پر تحقیقات سے فائدہ اٹھانے کے ضرورت مند ہیں۔ ان کو اس تحقیقات سے براہ راست فائدہ پہنچانے کا

پر یقین انتظام ہو گا۔

(ج) قابل زراعت بنجر زمینوں کو ترقی دی جائے گی۔ اس وقت جس قدر بھی قابل زراعت بنجر زمینیں بیکار پڑی ہوئی ہیں وہ مقامی عوام کی ملکیت ہو جائیں گی۔ یہ زمینیں کسانوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اور قومی منصوبہ کے مطابق ان پر باہمی اشتراک و تعاون کی بنیادوں پر کام کیا جائے گا۔

(د) مال مویشی پالنے کے پیشے کو ترقی دی جائے گی۔ اور وہ خانہ بدوش قبائل (گوجر گدی۔ بکروال وغیرہ) جو مویشی کی پرورش کے عادی ہیں۔ ان کی پسماندگی دور کر کے انہیں ترقی کے راستے پر ڈالا جائے گا۔ مکھن سازی کے جدید طریقے رائج کئے جائیں گے۔ مویشی کی بچہ کشی کو ترقی دی جائے گی۔ اون و پشم جن چوپایوں سے حاصل ہوتی ہے اُن کی عمدہ نسلیں پالی جائیں گی۔ دودھ سے حاصل ہونے والی تجارتی اشیاء مثلاً پنیر مکھن۔ گھی اور ملائی کی ہمت افزائی کی جائے گی۔

(ک) میوہ دار درختوں اور باغات کے نصب کرنے کا منظم سلسلہ قائم کیا جائے گا۔ اور میوے کے لئے منڈی اور حفاظت کا سائینٹفک انتظام اختیار کیا جائے گا۔ کشمیر ہر قسم کے میووں کا گھر ہے اور اس میں دنیا بھر کے میووں کا سب سے بڑا مرکز بننے کے امکانات بدرجہ اتم موجود ہیں۔

(ہ) شہد کی مکھیاں پالنے کے کام کو ترقی دی جائے گی۔

(ز) ریشمی کیڑے پالنے کی صنعت کو پھیلانے اور ترقی دینے کے لئے مزید سائینٹفک طریقے اختیار کئے جائیں گے۔

(ح) اس امر کا اطمینان بخش انتظام ہو گا کہ ریاست کشمیر میں مچھلیوں کی

پرورش محض دولت مندوں کے فائدے کے لئے مخصوص نہیں رہے گی۔ بلکہ عوام اس سے مستفید ہوں گے۔ ماہی گیر طبقہ کو ماہی گیری اور مچھلی کے حمل ونقل کے معاملوں میں سہولتیں بہم کی جائیں گی۔ ملک میں ماہی گیری کے اعداد وشمار مرتب کرکے جھیلوں، دریاؤں اور نالوں میں بیج تقسیم کیے جائیں گے۔ شالی کے کھیتوں میں مچھلی کی پرورش کا تجربہ کیا جائے گا۔

(ط) عمارتی لکڑی بالن اور جنگلات کی گھاس چرائی کے فوائد سے ریاست کے عوام مستفید ہوں گے۔ جنگلات کی ترقی اور بہبودی کے لئے لمبے وقت کی سکیمیں اختیار کی جائیں گی۔ جنگلات کو نقصان سے بچایا جائے گا۔ اور بنجر زمینوں کو بچا کر زرخیز بنانے کے لئے موثر انتظام کیے جائیں گے۔

زراعتی منصوبہ کو عملی صورت دینے والی سکیم!

ریاست میں ایک قومی زراعتی کونسل قائم کی جائے گی۔ اس کونسل کا فرض قومی زراعتی منصوبے کو عملی صورت دینا اور اس کی رفتار کی نگہداشت کرنا ہوگا۔ اس کونسل کے تحت ہر ضلعے میں اور ہر گاؤں میں مقامی زراعتی کونسلیں ہوں گی۔ جو مقامی منتخب پنچایتوں کے تعاون واشتراک سے کام کریں گی۔

ضلع وار۔ دیہہ وار مقامی کونسلوں کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:۔

(۱) اپنے مخصوص حصے کے لئے کاشت کاری منصوبہ تیار کرنے میں مشورہ دینا اور اس منصوبہ کو عمل میں لانے کی نگہداشت کرنا۔

(۲) گاؤں کی اس باہمی اتحادی تحریک کو چلانا جو اپنے حلقہ میں کاشت کاری کے فرائض انجام دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

(۳) حاصل شدہ اناج اور درد کردہ فصلوں کی نگہداشت کرنا اور اناج پھل، میوہ جات وغیرہ کی ذخیرہ بندی۔ درجہ بندی نقل و حمل کا انتظام کرنا۔

(۴) باہمی اتحادی مجلس کو پیداوار کی منڈی کے فرائض میں مالی امداد دینا

(۵) اتحادی انجمن سے حاصل شدہ منافع کی تقسیم کرنا

(۶) منصوبہ کے تحت تقسیم کردہ تمام رقوم کا تحویلدار ہونا

(۷) اپنے حلقے میں اقتصادی منصوبہ کے عمومی خطوط پر گھریلو دستکاریوں کو منظم کرنا۔

زراعتی کونسلوں کی یہی وہ زنجیر ہے۔ جو گاؤں گاؤں سے لیکر مرکز تک پھیلی ہوگی۔ اور زراعتی اقتصادیات کی نئی تنظیم میں سب سے زیادہ طاقت در ہتھیار متصور ہوگی۔ جس کے ذریعہ ریاست کی زرعی تحریک کو جدید اصولوں پر کامیابی اور سلیقہ سے چلایا جائے گا۔

یہی زراعتی کونسلوں کی زنجیر ہے جو کسانوں کے حقوق نامہ کی شرائط پورا کرنے میں بنیادی طاقت کا کام دے گی۔

کسانوں کا حقوق نامہ

(۱) ہر ایک کسان کا یہ حق ہے کہ اس کو کام کرنے کے لئے زمین حاصل ہو تاوقتیکہ اُسے کوئی اور دوسرا متبادل اور قابل عمل کام ایسی شرائط پر بہم نہ کر دیا جائے۔

(۲) وُہ تمام زمینیں جو اِس وقت غیر حاضر حکداروں اور زمینداروں کی کاغذی ملکیت میں ہیں معاشرتی مذہبیت کا خاتمہ کرنے پر کسانوں کو منتقل ہو جائیں گی۔

عبوری زمانہ کے دوران میں جب کہ قومی مرتب کردہ اقتصادی منصوبہ پورے طور پر عمل میں آئے گا۔ اُن تمام زمینوں پر جو حقیقی پیداوار دینے سے قاصر ہیں، ایک ترقی یافتہ محصول کا طریقہ جاری رہے گا۔ اور اس محصول سے اس قسم کی کوئی زمین مستثنیٰ نہیں ہوگی جو کسی وجہ سے اقتصادی اصول کے مطابق پیداوار دینے سے قاصر ہو۔ غاصبانہ حکداری کا آخری خاتمہ کرنے سے قبل جو درمیانہ زمانہ ہوگا۔ اُنہیں غیر حاضر کاغذی مالکوں کا زمین سے منافع محدود کر دیا جائے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ آمدنی کی حدود سختی کے ساتھ محدود کر دی جائیں گی۔

(۴) گاؤں کی پیداوار میں سے کسان کی ضروریات سب سے پہلے پوری کرنے کا حق تسلیم کیا جائے گا۔

(۵) تمام جاگیردارانہ بوجھ۔ رسوم ہا۔ نذرانے اور بیگار وغیرہ مکمل طور پر ختم کر دیئے جائیں گے۔

(۶) ریاست کے کسانوں کا نصب العین دیہات کو قرضہ کی لعنت سے پاک کرنا ہے۔ ہر ایک کسان کو مکمل طور پر قرض سے آزاد کر دینا مقدم ضرورت ہے جہاں کہیں بھی قرض دہندہ نے اصل قرض کے مساوی رقم واپس حاصل کر لی ہو۔ وہاں مزید کسی قسم کی ادائیگی لازم نہیں رہے گی۔ اقتصادی منصوبہ میں زراعت پیشہ لوگوں کے لئے لین دین کی ضرورتوں کا انتظام کرنا حکومت کا فرض ہے۔

(۷) عام کسان ریاست کے باقی محنت کشوں کی طرح معاشرتی انشورنس سے فائدہ اُٹھانے کے مستحق ہوں گے۔

(۸) مرتب شدہ اقتصادی منصوبہ میں ریاست کا فرض ہوگا کہ کسان کو سیلاب۔ ژالہ باری۔ فصل کی بیماریوں۔ آتشزدگی اور چارپائیوں اور مویشیوں کی بیماریوں وغیرہ حادثات کے نتائج سے بچانے کے لئے مکمل انتظام کرے۔

(۹) کسان کا یہ حق ہوگا کہ وہ جدید سائنٹفک تحقیقات کے نتائج سے حسب ذیل امور میں حکومت سے امداد لے:۔

(الف) زمین کے معاملات۔ (ب) پیدا ہونے والے اناجوں کی درجہ بندی (ج) نباتاتی، استخوانی اور دیگر قسم کی کھادیں پیدا کرنا۔ (د) آب پاشی کو ترقی دینے کی مہمات۔ (ہ) پانی مار کے خلاف پانی کی نکاسی کی سہولتیں بہم کرنے کی مہمیں جن میں ملیریا کے خلاف محاذ کی حفاظتی مہم شامل ہے (یہ کام دیہہ دار تحریک کی بنیادوں پر کیا جائے گا۔ اور پانی کی بہم رسانی کی دقتوں کا مقابلہ کیا جائے گا)۔

(و) بنجر زمین کو بچانے کے انتظامات (ز) زرعی اوزار اور مشین جو محنت کو بچانے والی ہوں مہیا کرنا۔ (ح) کسانوں کو زراعت کے جدید طریقے اور سلیقے تعلیم کا ایک ایسا جال پھیلا کر سکھانا جس کی نگرانی اور رہنمائی ماہرین زراعت کر رہے ہوں گے۔ جس میں پیداوار کی نوعیت اور درجہ بندی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ (ط) غذائی فصلوں کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ریاستی انبار خانوں اور کوٹھاروں میں ذخیرہ بندی کے انتظامات، باہمی اتحادی انجمنوں کے ذریعہ کرنا (ی) گھریلو یا پالتو جانوروں کی حفاظت اور نسل کشی میں امداد دینا۔

(ک) مرغی خانے قائم کرنا۔ (ل) گھاس اور چارہ کی ترقی یافتہ قسمیں بہم پہنچانا۔

(م) گاؤں کی صفائی کا انتظام۔

(۱۰) تمام کسانوں کی باربرداری کے لئے جدید اور تیز رفتار ذرائع بہم پہنچائے جائیں گے۔

(۱۱) کسانوں کو امداد باہمی کے طور سے ایسی منڈیوں کی سہولتیں بہم کی جائیں گی جو ان کی محنت کی طاقت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

(۱۲) کسانوں کو جنگلات کی مقامی پیداوار سے استفادہ کا مکمل حق دیا جائے گا۔ اور ان کو افسران جنگلات ہرگز ستا نہ سکیں گے۔

(۱۳) ہر ایک کسان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ دوا اور طبی خدمات کی سہولتیں منصوبہ کے مطابق مفت حاصل کر سکے۔

(۱۴) ہر کسان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اس کے لئے ایک منظم منصوبہ کے مطابق اور صحت بخش گھر معہ پاکیزہ پانی کی بہم رسانی کے باقاعدہ بنے ہوئے گاؤں میں مہیا ہو۔

(۱۵) کسانوں کو یہ حق ہوگا کہ مشترکہ دیہاتی زندگی کو معرض عمل میں لانے کے لئے گاؤں میں ان کے لئے ایک ہال ہو، جس میں ایک ریڈیو اور اندرونی و بیرونی کھیلوں کا انتظام موجود ہو۔

(۱۶) ہر کسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے۔ اور قومی تعلیمی منصوبہ کے ذریعہ نہ صرف لکھنا پڑھنا اور حساب کرنا سیکھے۔ بلکہ زمین کے ساتھ تعلق رکھنے والے اہم اور نئی زراعت کے اصول بھی سیکھے اور نیچے سے اونچے اس درجہ تک سیکھے جس کی اس میں قابلیت ہو۔

اس منشور نامہ کے تحت ریاست جموں و کشمیر کا غریب اور لٹا ہوا کسان

اپنے حقیقی درجے کو حاصل کر سکے گا۔ اور اس جنت نظیر خوبصورت وطن کا خوشحال اور خوش باش باشندہ بن سکے گا۔

(ب) صنعتی پیداوار

ترقی یافتہ معیار زندگی قائم کرنے میں کامیابی کا دار و مدار صنعتی اشیاء کی رفتار میں مضمر ہے۔ یہی واحد طریقہ ہے جس کے ذریعہ تہذیب کے جدید سائنٹفک فوائد سے انسان زیادہ سے زیادہ آرام و مسرت کے سامان حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر انسان کو مشین کا نیم اجرت یافتہ غلام بنا دیا جائے اور مشینوں کی ملکیت انسانوں کے ایک چھوٹے سے گروہ میں محدود کر دی جائے تو صنعتی ترقی کا جو قومی مقصد ہے وہ بالکل تباہ و برباد اور بے معنی ہو جائے گا۔ مشین صرف اسی صورت میں انسان کی دوست اور رفیق بن سکتی ہے اور قومی تعمیر کے مقصد میں انسان کے ساتھ تعاون کر سکتی ہے۔ جب مشین پر براہ راست قومی حکومت کا قبضہ اور نگرانی ہو۔ کیونکہ جمہوری طرز کی حکومت میں عوام کا ارتباط ہی حکومت کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور اسی صورت میں مشین ایک کے فائدے اور دوسرے کے نقصان کے لئے استعمال نہیں ہوتی بلکہ مجموعی قومی فائدے کے لئے ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔

بنابریں آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس اصول کی تائید و حمایت کرتی ہے کہ تمام بنیادی اور بڑے پیمانے کی صنعتیں عوام کی اپنی حکومت کے ہاتھ میں ہونی چاہئیں اور اسی بنا پر حسب ذیل بنیادی اصول قومی اقتصادی منصوبے کے مسلمہ اصولوں کے

طور پر اختیار کئے جاتے ہیں۔

(۱) بڑے بڑے انفرادی سرمایہ داروں کا خاتمہ۔ یہ محض قومی محنت اور قومی ذرائع پیداوار کو انفرادی اور ذاتی نفع اندوزی کی غرض سے استعمال کرنا، محنت کرنے والی تمام آبادی پر تشدد کرنے اور ان کو ناداری کی مصیبتوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ سبب بنا ہے۔ اس لئے "نئے کشمیر" کے قومی منصوبہ میں اس سرمایہ پرستانہ دستور کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(۲) تمام بنیادی اور بڑے پیمانہ کے صنعتی ادارے لازمی طور پر جمہوریہ کشمیر کی عوامی جمہوری۔ قومی حکومت کے انتظام اور اہتمام سے چلائے جائیں گے۔ کیونکہ عوام اور جمہور کا مفاد اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ ضروری صنعتی ادارے جمہور کے فوائد کے لئے چلائے جائیں نہ کہ ذاتی اور انفرادی نفع اندوزی کے لئے۔

(۳) ذاتی و انفرادی اجارہ داری چاہے کسی ہو یا قیمتی بھی ہو ریاست ضبط قرار دے دی جائے گی۔

(۴) جنگلات کے وہ ذرائع پیداوار جو بڑی صنعتوں کی بنیاد کا کام دے سکتے ہیں، نیز تمام قسم کی معدنیات صرف جمہوری ریاست کے اہتمام و انتظام سے زیر عمل لائے جائیں گے۔

(۵) چھوٹے پیمانے پر صنعتی لگاؤ ذاتی و انفرادی طور پر قومی منصوبہ کی ضرورتوں کے مطابق اور قومی منصوبہ کے اصولوں کی سخت پابندی سے ہی جائز قرار دی جائے گی۔ اور اس پر قومی صنعتی کونسل کی نگرانی لازمی ہوگی۔

صنعتی منصوبہ کا خلاصہ

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صنعتی منصوبہ کا مقصد یہ ہے کہ ریاست کے اندر عوام کی ضرورتوں اور استعمال کے درمیان اور بہ حیثیت مجموعی ریاست کے فوائد کے لئے تبادلہ میں لائی جانے والی پیداوار کے درمیان اقتصادی توازن پیدا کیا جائے صنعتی منصوبہ ریاست کے قومی منصوبہ کے ایک لازمی جزو کے طور پر عمل میں لایا جائے گا۔ اور وہ قومی اقتصادی منصوبہ کے ساتھ ہر نقطے میں مطابقت رکھے گا۔ صنعتی منصوبہ حسب ذیل چار فعال امور کی مطابقت سے صنعتی اداروں کے مقام وغیرہ کے انتخاب کی ہدایت کرے گا۔

(الف) ضروری حرکت دہندہ طاقت۔ (ب) موزون کچا مسالہ

(ج) حسب ضرورت تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ محنت۔

(د) موزون منڈی اور بازار کا قرب

صنعتی منصوبہ حسب ذیل امور پر مشتمل ہوگا:۔

(الف) **حفاظتی صنعتیں** ۔ جو کہ ریاست کے بچاؤ یکجہتی اور امن کے لئے ضروری ہیں۔ ان میں امیونیشن اور فوجی مشینیں اور فوجی ضروریات کی تیاری بھی شامل ہوگی۔

(ب) بنیادی اور بڑی صنعتیں۔ مثلاً (۱) برقتابی (ہیڈرو الیکٹرک) برقابی طاقت کے سٹیشن (۲) بالن یعنی استعمال کوئلہ کی کانیں اور لگیاں ۔۔

(۳) موٹر ساز اور معدنیات کی صنعتیں۔ (۴) صنعتی اور زراعتی مشینیں اور آلات تیار کرنا۔ (۵) باربرداری کی سہولتیں جس میں موٹریں۔ لاریاں وغیرہ گاڑیاں بنانا بھی شامل ہیں۔ (۶) مشینوں کے اوزار اور اجزا کی ساخت و پرداخت۔ (۷) سائنس کے آلات اور تجارتی اوزار کی ساخت۔ (۸) صنعتی کاموں میں استعمال ہونے والی بنیادی کیمیاوی ضروریات مثلاً کاسٹک سوڈا وغیرہ کی تیاری

(ج) ضروری استعمال کی صنعتیں مثلاً (۱) کپڑا سازی جس میں اونی ریشمی اور سوتی سب اقسام شامل ہیں۔ (۲) آرائش و زیبائش کے سامان خطریات۔ تیل وغیرہ۔ (۳) آرائش مکان کی ضرورتیں فرنیچر۔ فرش وغیرہ۔ (۴) مکانوں کی تعمیراتی ضرورتیں جیسے لوہا۔ لکڑی۔ بستہ۔ اینٹ اور آئے دن کی دوسری ضرورتوں کی شکل میں کام آتی ہیں۔ (۵) جوتے بنانے اور چمڑے کے باقی کام۔ (۶) ادویات سازی اور صحت و علاج سے تعلق رکھنے والی باقی ضروریات (۷) اشیاء خوردنی کی صنعتیں (۸) کاغذ سازی و کتابسازی۔ (۹) باقی وہ تمام صنعتیں جو آئے دن کی زندگی کی ضروریات میں شامل کی جائیں گی۔

(د) گھریلو صنعتیں جن کے لئے کشمیر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہ صنعتیں خاص کر اور بڑی صنعتیں منصوبہ کے مطابق منظم کی جائیں گی۔ اور اس میں جدید چین کے عظیم الشان تجربات کے خطوط کا اتباع کیا جائے گا۔

صنعتی منصوبہ کو چلانیوالی تنظیم

قومی منصوبہ کی ہدایت کے مطابق ریاست میں صنعتی کوششوں کی رہنمائی کرنے ان پر نگرانی رکھنے اور انہیں رابطے کے ماتحت چلانے کے لئے ایک **"قومی صنعتی کونسل"** قائم کی جائے گی۔ اس کونسل کے تحت ضلع وار اور کام وار صنعتی کونسلیں قائم ہوں گی۔ جو پنچایتوں کے تعاون سے کام کریں گی۔ قومی صنعتی کونسل کے فرائض حسب ذیل ہوں گے :-

(الف) قومی صنعتی منصوبہ کی رفتار کو باقاعدہ رکھنا۔ اور اس کے لئے سہولتیں بہم کرنا۔ [illegible] اور مشکلات کا صحیح اندازہ لگانا۔ اور صنعتی منصوبے کے کام کو لوگوں کی زندگی کے ساتھ گہرے طور سے وابستہ کرنا

(ب) مقامی تجربوں سے فائدہ اٹھانے کے بعد صنعتی منصوبہ کی رفتار میں ترمیمات تجویز کرنا۔ (ج) نیشنل پلاننگ کمیشن کے استعمال کے لئے تحقیقاتی مسالہ بہم کرنا۔

(د) منصوبہ کے تحت صنعتی ترقی کی باقاعدگی اور تدریجی رفتار کی نگہداشت۔

(ر) صنعتی پیداوار ٹیکنیک کے مطابق سپیشل کمیٹیوں کے ذریعہ گھریلو دستکاریوں پر نگرانی۔ انہیں ہدایات دینا۔ اور ترقی کے راستے پر ڈالنا۔

صنعتی کوآپریٹو کے ذریعہ گھریلو دستکاریوں کی تنظیم

کشمیر کی ہاتھ سے بنی ہوئی مصنوعات اور گھریلو ساختہ اشیاء زمانہ قدیم سے مشہور چلی آتی ہیں۔ جن کو کشمیر کی ذہانت اور تہذیب کا نفیس ترین نمونہ شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود کشمیر کا محنت کش جو اس قسم کی معجزنما صناعی کے نمونے پیش کرتا ہے۔ خود ہمیشہ فاقہ کشی۔ بدحالی اور امراض کا شکار ہو کر زندہ رہتا ہے۔ اور مرتا ہے۔

ریاست کے دستکاروں اور صناعوں کے لئے ایک روشن اور خوشحال مستقبل کا یقینی انتظام کرنے کے لئے جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس حسب ذیل بنیادی اصول جدید تنظیم کے طور پر پیش کرتی ہے۔

(۱) ہاتھ سے اشیاء تیار کرنے والے ہنرمندوں کی باہمی اتحادی تنظیم بنا کر انہیں انفرادی اور ذاتی نفع بازوں کی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلا دینا۔

(۲) چھوٹے پیمانے پر طاقت سے چلنے والی مشینوں کو متعارف کرانا۔ اور گھریلو چھوٹے کارخانوں کی بنیاد رکھنا۔ تاکہ غیر ضروری ذلت مضر صحت محنت کا خاتمہ ہو جائے۔ اور پیداوار کی مقدار بڑھ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی پیداوار کی صنعتی خوبیوں کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور انفرادی ذہنی جولانیوں کے لئے وسیع موقعہ رکھا جائے گا۔

ان دو اصولوں کو اختیار کرنے سے چھوٹے پیمانے پر طاقت سے چلنے والی مشینیں ہر گھر میں اور دور دور سے دور افتادہ گاؤں میں باہمی اتحادی بنیادوں پر

پہنچ جائیں گی۔

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے تصوّر میں عام دیہات کو بجلی کے نور سے روشن کرنا ہے جس کی بنیاد زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلائی ہوئی برقابی مہمات پر رکھی جائے گی۔ اور بجلی کے انتظام کا وسیع سلسلہ اس سکیم کا ایک لازمی جزو ہوگا۔ یہ طریقہ اختیار کرنے سے دور دراز دیہاتی رقبوں میں بھی گھریلو دستکاریوں کو غیر مرکزی اور پھیلی ہوئی صنعت کی صورت دی جاسکے گی۔ صنعتی کوآپریٹیو منصوبہ میں بقول پروفیسر جے۔ بی تیبر (جو جاپان کی صنعتی کوآپریٹیو تحریک کے بہت بڑے منیجر تھے) تین (۳) بنیادی نکات ہیں :۔ (۱) اشیاء عام استعمال اور دساور کو بھیجنے کے لئے پیدا کرنا۔ (۲) پیداوار کی کاموں میں استعمال کے لئے چھوٹی مشینیں پیدا کرنا۔ (۳) پیداوار کے نئے طریقے اطمینان بخش طریقے سے اختیار کرنے کے لئے تربیت اور ٹریننگ کی سہولیات

ریاست میں گھریلو دستکاریاں نہ صرف اس وجہ سے اہمیت رکھتی ہیں کہ وہ دستکاروں اور دیہاتی باشندوں کی زندگی کا معیار اونچا کرنے کا سبب ہوں گی۔ بلکہ بہ حیثیت ریاست کی دولت کا منبع ہونے کے بھی گھریلو دستکاریوں کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ گھریلو دستکاریاں ہی ریاست کی عالمگیر خارجی تجارت کی بنیاد بن سکتی ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے منصوبے میں حسب ذیل بنیادی گھریلو دستکاریوں کی طرف خصوصی توجہ دی جائے گی :۔

(الف) اون کی صنعت جس میں کاتنا۔ بُننا۔ شال اور پٹو تیار کرنا۔ اور بنائی کی ہوئی اونی اشیاء وغیرہ شامل ہیں۔

(ب) ریشم کی صنعت جس میں کرم کشی سے لے کر تیار شدہ تاگا اور ریشمی

کپڑے تک سب کچھ شامل ہے۔

(ج) لکڑی کی صنعتیں جس میں چتر کاری اور لکڑی کی ساختہ اشیاء کی تمام اقسام شامل ہیں۔

(د) پیپر ماشی کا کام (ہ) دریاں۔ نمدے اور قالینیں بنانا

(و) کشیدہ کاری (ایمبرائڈری) (ف) دھاتوں سے ساختہ اشیاء اور زرگری کی صنعتیں جن میں جوہری کے کام بھی شامل ہیں۔

(ح) زعفران کی کاشت اور شہد کی پیداوار۔ (ط) پھل اور ساگ سبزیوں کو خشک کرنا اور محفوظ کرنا۔ (ی) چمڑا اور سمور سے حاصل کردہ اشیاء کی پیداوار۔

کام کرنے والوں کا حقوق نامہ

(۱) جموں و کشمیر کا ہر باشندہ حق رکھتا ہے کہ ریاست سے اپنے دماغ اور اپنے دست و بازو کی قابلیت کے مطابق کام کا مطالبہ کرے۔ (۲) ہر باشندے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک آزاد اور جمہوری ریاست میں اور ایک ایسی ریاست میں جس کی بنیاد انسان کو انسان کے ذریعہ لوٹنے کھسوٹنے کی بدعادت کے خاتمہ پر رکھی گئی ہے۔ اس کے اصولوں کے مطابق چل کر اپنی خودداری اور عزت کے مناسب کام کرے۔ (۳) کام کرنے والا ہر باشندہ حق رکھتا ہے کہ محض ضروریات زندگی سے بہت اونچا معیار زندگی حاصل کرے۔ اور یہ معیار زندگی اقتصادی منصوبے کے پیمانوں کے رُو سے حکومت کے ذمے رکھا گیا ہے۔

(۴) ہر کام کرنے والے باشندے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی انجمن بنائے۔ اس میں شامل ہو۔ اور آزادی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرے۔

(۵) ہر باشندے کو مکمل اور یقینی حق حاصل ہوگا کہ جس پیشے اور شغل کو چاہے چھوڑ دے اور جس کو چاہے اختیار کرے۔

(۶) جمہوری حکومت کاریگروں۔ مزدوروں اور دیگر کام کرنے والوں کے ساتھ تمام معاملات ان کی انجمنوں کے نمائندوں کے ذریعے طے کرے گی۔

(۷) تمام متنازعہ فیہ صورتوں میں لازمی طور پر ثالثوں کا انتظام کیا جائے گا۔

(۸) ریاست کا ہر باشندہ کارکن ۲۴ گھنٹے میں صرف آٹھ گھنٹے کام کرے گا۔

(۹) ہر باشندہ ریاست کارکن کو اس کے کام کا معاوضہ ہفتہ وار ادا کیا جائے گا۔

(۱۰) ہر کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا کہ کام کی یکساں نوعیت اور مقدار کے لئے دوسروں کے ساتھ بلا تمیز رنگ و نسل و زن و مرد ایک جیسی اُجرت حاصل کرے۔

(۱۱) ہر کام کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ سال میں نصف ماہ کی چھٹی اور ہفتے میں ایک دن کی چھٹی اپنی پوری اُجرت کے ساتھ (باتنخواہ) حاصل کرے۔

(۱۲) ہر کارکن بیماری۔ بڑھاپے اور حادثات کی صورت میں اور عورت ذات کارکن پیدائش اطفال کے سلسلہ میں مکمل انشورنس کے مستحق ہیں۔

(۱۳) ہر ایک کارکن ایسی صورت میں پورے اطمینان سے اپنا کام جاری رکھ سکتا ہے جب ریاست اس امر کی ذمہ داری لے کہ اس کی ناگہانی موت کی صورت میں اس پر انحصار رکھنے والوں کی ضروریات زندگی کا انتظام "سٹیٹ پنشن سکیم" کے تحت کیا جائے گا۔ اور قومی حکومت پر ذمہ داری عائد ہوگی۔

(۱۴) ہر باشندہ ریاست کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اس کے لئے صحت بخش گھر ایک صحت مند ماحول میں روشنی اور پانی کی پوری سہولتوں کے ساتھ مہیا ہے

(۱۵) اس امر کی ذمہ داری لی جاتی ہے کہ پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں سے محنت مزدوری کرنے کا رواج ختم کر دیا جائے۔

(۱۶) عورت ذات کارکنوں کو وہ تمام تحفظات حاصل ہوں گے جو عورت ذات کے حقوق نامے میں واضح کئے گئے ہیں۔

(۱۷) مزدوروں کی تمام بھرتی ان کی اپنی انجمنوں کے ذریعہ عمل میں آئے گی۔

(۱۸) ہر مزدور کو سستے اور تیز رفتار ذریع باربرداری کی سہولتوں سے امداد لینے کا حق حاصل ہوگا۔

(۱۹) ہر کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا کہ بیماری کی صورت میں دوا اور تیمارداری اور خدمت کی سہولتیں مفت حاصل کرے۔ جیسا کہ قومی طبی منصوبہ میں واضح ہوگا۔

(۲۰) ہر کارکن کو تہذیبی و ثقافتی ترقی کی سہولتیں حاصل ہوں گی۔

(۲۱) ہر کارکن کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ تعلیم حاصل کرے اور نہ صرف پڑھنا لکھنا اور حساب کرنا سیکھے۔ بلکہ اپنے پیشہ اور مشغولیت سے تعلق رکھنے والی تخصیصی فنی تعلیم حاصل کرے۔ اور قومی تعلیمی منصوبہ کے مطابق وہ اپنے فن میں جس حد تک ماہر ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔ وہاں تک ترقی کرے۔

ریاست جموں و کشمیر کا موجودہ مصیبت زدہ اور دبا کھایا ہوا کارکن کاریگر اور محنت کش کام کرنے والوں کے اس حقوق نامہ سے مسلح ہو کر بہ حیثیت انسان کے مکمل نشو و نما حاصل کر سکتا ہے۔ اور نئے جمہوری کشمیر کو تعمیر کرنے میں اور

اپنا خوش حال مستقبل بنانے میں موثر حصہ پوری طاقت سے ادا کر سکتا ہے۔

حمل ونقل و باربرداری

چونکہ آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ہماری ریاست کی پس ماندگی کی بڑی وجوہات اور اسباب میں سے ایک اس ریاست کے ذرائع آمد و رفت۔ نقل و حمل اور رسل و رسائل کا ابتدائی حالت میں ہونا بھی ہے۔ اور اس کے دور و دراز خطے ان ذرائع کی وسعت سے بالکل باہر واقع ہوئے ہیں۔ اس لیئے نیشنل کانفرنس نے یہ طے کیا ہے کہ ملک کی از سر نو تعمیر و تنظیم کے لئے جو بڑا منصوبہ بھی مرتب کیا جائیگا۔ اُس میں آمد و رفت۔ رسل و رسائل اور باربرداری کے ذرائع کی پہلو بہ پہلو ترقی حسب ذیل صورت میں ہونی چاہیئے:۔

(الف) جموں اور سرینگر کو تمام بیرونی علاقوں کے ساتھ ملانے کے لئے ایسی سڑکیں بنائی جائیں جن کا جال ملک میں اُسی طرح پھیلا ہوا ہو جس طرح انسان کے جسم میں خون پہنچانے والی شریانیں رگیں پھیلی ہوتی ہیں۔

(ب) ہر گاؤں کو دوسرے گاؤں کے ساتھ اور ہر گاؤں کو تحصیل کے مرکز اور ضلع کے مرکز کے ساتھ جوڑنے کے لئے بہترین طرز کے دیہاتی راستے تعمیر کرنا۔

(ج) جہاں کہیں دریا یا جھیلیں اس قابل ہیں کہ ان میں کشتی رانی ہو سکے۔ وہاں آبی نقل و حمل کے عمدہ انتظامات کرنا جن میں زمانہ جدید کے ترقی یافتہ اور تیز رفتار ذرائع بھی شامل ہیں۔

(د) ضروری پُلوں کی تعمیر و تکمیل جن میں میرپور تنگ پل خصوصیت سے شامل ہے۔

(ع) مسافروں کی آمد و رفت کے لئے وسیع پیمانہ پر شہری راستوں کی تعمیر خصوصیت سے سرحدی علاقوں اور سیاحوں کی منزل مقصود جگہوں تک جانے والے راستوں کی تعمیر

(ش) ریاست کے تمام بڑے مرکزوں تک لاری بسوں کے ذریعہ سرکاری طور پر باقاعدہ اور آرام دہ طریقے سے آنے جانے کا انتظام

(ف) مال و اسباب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے محفوظ اور تیز رفتار گاڑیوں کا مکمل انتظام۔ ریاست جموں و کشمیر کا پہاڑوں اور کوہستانوں سے پُر ہونا۔ راستوں کی تعمیر اور ذرائع آمد و رفت کی سہولتیں بہم پہنچانے میں رُکاوٹ نہیں بن سکتا۔ چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں کشمیر کے کوہستانوں سے زیادہ مشکل کوہستان بھی ذرائع آمد و رفت کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکے۔

ایک نیشنل کمیونیکیشن کونسل (قومی مجلس ذرائع آمد و رفت) جو کہ ماہر انجینیروں اور اقتصادی مشیروں پر مشتمل ہوگی۔ مرتب کی جائے گی۔ جو زراعتی اور صنعتی کونسلوں کے اشتراک عمل سے اس منصوبے کو عملی صورت دے گی۔

تقسیم دولت و پیداوار

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس حقیقت پر بہت زیادہ زور دیتی ہے کہ دولت

اور پیداوار کی تقسیم ہر باقاعدہ اقتصادی منصوبہ کی اہم بنیاد ہے۔ کانفرنس کی یہ پختہ رائے ہے کہ صنعتی سرمایہ داری کی خرابیوں سے نجات حاصل کرنے کی واحد صورت یہی ہے کہ دولت اور پیداوار کی مساوی تقسیم کا طریقہ رائج کیا جائے۔"

اس اصول کی بنا پر یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ نیشنل کانفرنس تجارت کی موجودہ اندھا دھند اور متقلبانہ صورت کو برداشت نہیں کرے گی۔ سنہ ۱۹۳۰ء کے گذشتہ اقتصادی بحران میں انیسویں (۱۹) صدی کا "فلسفہ آزاد تجارت" ذلت کی موت مرچکا ہے۔ مستقبل کی جمہوری دنیا تجارت اور تقسیم کو صرف ضبط و ربط اور جبر کی بندیوں کے ساتھ ہی قبول کر سکتی ہے۔

چونکہ ریاست کے قومی اقتصادی منصوبہ کے تحت صنعتی اور زرعی دونوں قسم کی پیداوار طے شدہ پروگرام کے تحت حاصل کی جائے گی۔ اور اس پروگرام میں ریاست کے باشندہ عوام کی ضرورتوں اور حالات کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے گا۔ اس لئے دولت و پیداوار کی تقسیم اور منڈی کو بھی اوپر کی بنیادوں پر منظم کیا جائے گی۔ اس منصوبے کے لئے منصوبہ کے جو بنیادی اصول حاوی ہوں گے وہ یہ ہیں:۔ (الف) ریاست کے ہر ایک کارکن مرد۔ عورت اور بچہ کی حاجات و ضروریات قومی منصوبہ کے مطابق پوری کرنے کی ذمہ داری سٹیٹ پر ہوگی (ب) ہر وہ شخص جو نکھٹو اور مجلسی مفلوج (عیش پسند ناکردہ کار) ہوگا۔ اس کی ضروریات و مصارف کی ذمہ داری نہیں لی جائے گی۔ (ج) اقتصادی منصوبہ میں منافع بازی کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ اور نہ ہی قومی عطیات میں۔ اس مقصد کیلئے کوئی حصہ ہوگا (د) ضروری اشیا اور سامان خوراک کی تجارت اتحاد باہمی کی بنیادوں پر ہوگی۔ اور پرچون فروشی کی مقررہ قیمت والی دکانوں سے یہ خدمت لی جائے گی۔

(۸) چھوٹے پیمانے کے ذاتی کاروبار چلانے کی اجازت مقررہ پرچون قیمتوں کے مطابق دی جائے گی۔ اور اس پر نیشنل مارکٹنگ کونسل قومی منصوبہ کے عمومی خطوط کے مطابق پوری نگرانی رکھے گی۔ (۹) بیرونی تجارت پر مکمل طور سے قومی حکومت کو اجارہ داری حاصل ہوگی۔ سٹیٹ پلیننگ کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ قومی ضرورتیں معلوم کر کے ان کے مطابق باہر سے درآمد ہونے والی اشیاء کا بجٹ مرتب کرے۔ درآمد ہونے والی تجارت کی ضرورتوں کے مطابق برآمد ہونے والی تجارت کو صرف حکومت کی طرف سے مرتب کیا جائیگا

قومی مارکٹنگ کونسل ماہرین تجارت اور اقتصادی مشیروں پر مشتمل ہوگی۔ اور یہی کونسل تقسیم پیداوار کے منصوبے کو عملی صورت دے گی۔

قومی مارکٹنگ کونسل کے فرائض حسب ذیل ہوں گے :-

(۱) کوآپریٹیو سٹورز اور منڈیوں کی تنظیم۔ (۲) موجودہ دکانداروں کو کافی ضبط و ربط کے تحت تقسیم کے مراکز قرار دینا اور ان پر نگرانی رکھنا۔ (۳) تقسیم کے مراکز کو اقتصادی ضروریات کے مطابق مناسب فاصلوں پر جگہ دینا۔ (۴) قومی رسل و رسائل کونسل کے مشورہ سے اشیاء کی آزادانہ اندرون ریاست نقل و حرکت کے لئے کافی سہولتیں بہم کرنے کا انتظام کرنا

خدماتِ رفاہ عامہ

عوام کی صحت و تندرستی

ریاست کے رہنے والوں کی صحت و تندرستی کی حفاظت حکومت کے اولین

فرائض میں شامل ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک قومی عوامی صحت کونسل مرتب کی جائے گی جس میں قابل ڈاکٹروں، معالجوں کے علاوہ اقتصادی ماہر بھی شامل ہوں گے۔ یہ کونسل وسیع پیمانے پر صحت عامہ کی خدمات حسب ذیل اصولوں کی بنیاد پر انجام دینے کی ذمہ دار ہوگی :۔

قومی صحت کا پروگرام

(۱) پندرہ سو (۱۵۰۰) آبادی پر مشتمل ہر حلقہ کے لئے ایک ڈاکٹر

(۲) ہر گاؤں میں ایک طبی معالج اور ایک فرسٹ ایڈ کا مرکز

(۳) بیرونی اضلاع کے مرکزی مقامات میں ان دور مریضوں کے ہسپتالوں کا جال جو مرکزی سرکاری ہسپتالوں کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

(۴) ڈاکٹروں، حکیموں، نرسوں، دوا سازوں اور پیشہ طبابت کے ساتھ تعلق رکھنے والے دوسرے کارکنوں کی حسب ضرورت کافی تعداد کو سٹیٹ میڈیکل کالج کے ذریعہ ٹریننگ دے کر سکیم کی ضرورتیں تیزی سے پوری کرنا۔

(۵) قابل انسداد امراض سے عوام کو بچانے کے لئے کافی تحفظ کے انتظامات کرنا۔

(۶) قومی تعلیمی کونسل کے اشتراک و تعاون سے عوام کو صحت اور صفائی کے ابتدائی اصول اور معلومات سے بہرہ ور کرنے کا انتظام کرنا۔

(۷) عورت ذات کے حقوق تامہ کے مطابق ماؤں کے لئے طبی انتظامات کرنا

(۸) طفلی سے لیکر بلوغت تک بچوں کی خصوصی جسمانی حفاظت کا انتظام کرنا۔

(۹) طبی تحقیقات کی تنظیم اور جدید تحقیقات کو صحت کے فوری سوالات پر عملاً چسپاں کرنا۔ (۱۰) آیورویدک اور یونانی طریقہ کے مطابق دیسی ادویات کی ہمت

افزائی کرنا اور دیسی ادویات بمقدار کثیر بہم کرنے کے ذرائع اختیار کرنا۔ اور دیسی طریقہ علاج سے مستفید ہونے کیلئے دوسرے طریقہ ہائے علاج کے ساتھ تعاون یا اشتراک کے ذرائع تلاش کرنا۔

(۱۱) جسمانی تربیت، ورزش، کھیلوں اور دوسرے صحت بخش مشاغل کی ترویج و تبلیغ کرنا۔ تاکہ عوام کی جسمانی قوت امراض کا مقابلہ کرنے کی قابلیت پیدا کرے۔

(۱۲) عورت ذات ڈاکٹروں، حکیموں، نرسوں کی بھرتی اور ٹریننگ پر خصوصی توجہ دینا۔

(۱۳) منتشر آبادی کے رقبوں میں بیماروں کے لئے موٹر کاریں اور آرام دہ گاڑیاں مہیا رکھنا جو ضرورت کے وقت آسانی اور جلدی سے مریض کو طبی مرکز تک پہنچا دیں۔

(۱۴) گاؤں اور شہروں کی صفائی کی مہم پر خصوصی نگرانی رکھنا۔

(ب)

تعلیمات

قومی تعلیم ہی ایک ایسا محور ہے جس کے اردگرد ایک قوم کی ترقی کا چکر گھوم سکتا ہے جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس تعلیم کے سلسلہ میں اس مقصد کو اپنا اصول بنائے ہوئے ہے کہ ریاست کے پسماندہ ترین اور دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے لوگ بھی تعلیم کی روشنی سے سرگرم ترقی اور تعلیمی پالیسی کے ذریعہ مستفید کئے جائیں۔

یہ تعلیم محض کتابی نہیں ہوگی۔ بلکہ صنعتی اور پیشہ ورانہ تعلیم بھی اس میں شامل ہوگی۔ اور یہ قومی ضرورتوں اور قومی اقتصادی منصوبہ کی بنیادوں پر منظم کی جائے گی۔ تعلیمات کی تمام شاخوں میں یہ امر مدنظر رکھا جائے گا کہ بچے کو عملی زندگی اور قومی حکومت کے فرائض کے ساتھ ابتدا سے ہی وابستہ کر دیا جائے۔

قومی تعلیمی کونسل کے فرائض

قومی تعلیمی کونسل جو ماہرین تعلیم پر مشتمل ہوگی حسب ذیل اصول پر مبنی ایک تعلیمی سکیم مرتب کر کے زیر عمل لائے گی۔

(۱) قومی یونیورسٹی قائم کر کے تعلیمی نظام کو خصوصیت سے ریاست کی قومی روایات، تاریخ اور ریاست میں رہنے والی تمام اقوام کی تہذیبی ضرورتوں کے مطابق ترتیب دینا۔ خاص مضامین اور بالخصوص ایسے امور جو ریاست کی بیرونی دنیا سے منسلک کرتے ہیں۔ ان کے لئے شعبے قائم کرنا۔

(۲) یونیورسٹی کے زیر سایہ تحقیقات و مطالعہ کے لئے وظائف قائم کرکے قومی اہمیت کے غیر ملکی امور کا مطالعہ کرنے والوں کی سہولتیں بہم کرنا۔ اور ریاست کے اقتصادی منصوبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور کی پیشہ ورانہ اعلیٰ تعلیم کے خصوصی انتظامات کرنا۔

(۳) پلیننگ کمیشن اور سٹیٹ سروسز کے کاموں میں امداد حاصل کرنے کے لئے اعداد و شمار کا ادارہ قائم کرنا۔

(۴) صنعتی تعلیمات کے لئے کالج اور تحقیقاتی ادارے قائم کر کے مردوں اور عورتوں کو ان پیشوں کے لئے اعلیٰ تعلیم و تربیت دینا جن پر قومی منصوبہ مشتمل ہے

(۵) ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کر کے دور دراز علاقہ کے لوگوں کو مختلف اقوام ریاست کی زبانوں، رواجات اور تہذیب کی تعلیم میں ماہر بنانا تاکہ وہ ریاست کی ترقی میں اپنی حقیقی جگہ حاصل کر سکیں۔

(۶) ضلع وار کالج مرد اور عورت طلباء کے لئے قائم کرنا۔ اور جو طلباء مرکزی یونیورسٹی میں نہ آسکتے ہوں۔ ان کو مقامی طور پر تعلیمی سہولتیں بہم کرنا۔ یہ ضلع وار کالج کتابی اور پیشہ ورانہ دونوں قسم کی تعلیمات کے مراکز ہوں گے۔

(۷) ہائی سکولوں، مڈل سکولوں اور پرائمری سکولوں اور نونہال خانوں کا جال بچھا کر تعلیم کو لازمی اور مفت کر دینا اور ریاست کے ہر بچے کو چاہیئے۔ وہ لڑکا ہو یا لڑکی تعلیم یافتہ بنانے کی مہم کو فرض سمجھنا جو لوگ عام سکولوں سے فائدہ اٹھانا مشکل سمجھتے ہوں۔ ان کے لئے خاص قسم کے سکولوں کا قائم کرنا۔ مثلاً کشتی بانوں کے لئے کشتی سکول اور خانہ بدوش قبائل کے لئے سفری سکول۔

(۸) تمام پرائمری سکولوں میں مادری زبان کے ذریعہ تعلیم دینا۔

(۹) بالغوں کے لئے شبینہ سکول قائم کرنا۔ اور تعلیم بالغاں پر نگہداشت کے لئے قومی تعلیمی کونسل کی ایک خاص کمیٹی بنانا۔

(۱۰) لائبریریوں کا جال پھیلانے کے لئے دیہات اور قصبات میں لازمی لائبریریاں قائم کرنا اور سستی اور تازہ کتابیں تمام قسم کے معلومات پر مشتمل بہ تعداد کثیر مہیا کرنا۔

(۱۱) بنیادی تعلیم کی مہم کا خصوصی مطالعہ۔

(۱۲) عورت ذات کے حقوق نامہ کے مطابق عورتوں کی تعلیم کے خاص انتظامات کرنا۔

(ج) رہائشی مکانات

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس ریاست کے کسانوں اور مزدوروں کے لئے نئے طریقے پر تعمیر کئے ہوئے اور زیادہ پاکیزہ اور مصفا مکانوں کی ضرورت کو محسوس کر رہی ہے۔

کانفرنس کی رائے میں یہ دور رس جہات پر مشتمل مسئلہ صرف مکانات کی بہم رسانی کے قومی منصوبہ سے ہی حل ہو سکتا ہے۔

اس مقصد کی تکمیل کے لیے ایک نیشنل ہاؤسنگ کونسل بنائی جائیگی جو انجینیرز اور ماہرین صحت و صفائی، ماہرین تعمیرات اور اقتصادی مشیروں پر مشتمل ہوگی۔ یہ کونسل دیہات اور قصبوں کی آبادکاری کی سکیم مرتب کریگی جس میں جدید قسم کے مکان بنانے کا [illegible] نمونہ ہوگا۔

یہ کونسل ایسی اسکیم مرتب کریگی جس پر عمل کر کے مقامی مواد و مسالہ مقامی ہنروروں کے لیے بہتر طریق سے استعمال کیا جائے۔ کونسل کی یہ کوشش ہوگی کہ جدید سائنس اور نئے ڈیزائنوں اور صحت و صفائی کے نئے اصولوں سے عوام کے گھروں کو مستفید کیا جائے۔

(د) تہذیبی و ثقافتی تنظیم

ماضی میں اس ریاست کے لوگوں کی ترقی بحیثیت متفق و متحد جماعت محض اس لیے نہیں ہو سکی کہ ہماری تہذیب اور روایات کی طرف نہ صرف توجہ نہیں دی گئی۔ بلکہ انہیں پس پشت پھینکا گیا ہے۔ نیشنل کانفرنس کا یہ منصوبہ ہے کہ اہل وطن کی مشترک تہذیب اور روایات کی ہمت افزائی کی جائے۔ جس میں ریاست میں رہنے والے تمام گروہوں کی تہذیب شامل ہے۔ اس غرض کے لیے کئی شعبوں پر مشتمل ترقی کا ایک پروگرام زیر عمل لایا جائے گا جس میں حسب ذیل امور نمایاں طور پر شامل ہوں گے۔

(۱) کشمیری زبان میں ایک ریڈیو سٹیشن قائم کرنا جس میں بلتی، ڈوگری، داردی، گوجری، ہندی، اردو اور پنجابی زبانوں کے پروگرام بھی شامل ہوں گے۔

(٣) قومی فلم انڈسٹری اور قومی نمائش گاہوں کے قیام کے ذریعہ ریاست کے عوام کی تہذیبی، روایتی اور ذہنی دلچسپیوں کا اظہار کرنا۔

(٣) نوجوانوں کی سرگرمیوں، کھیلوں، جسمانی تربیت اور دوسری بہادرانہ دلچسپیوں کو منظم شکل میں بڑھانا۔

(۴) فرصت کے اوقات کا منظم عمدہ استعمال کرنے کے لئے نشاۃ ثانیہ کے مراکز قائم کرنا۔

(۵) آثار قدیم جو تاریخی دلچسپی کے حامل ہیں۔ ان کی حفاظت اور ترقی کا انتظام کرنا اور عوام کو ان عمارات کے مفہوم اور قدر سے باخبر کرنا۔

(٦) فنون اور تہذیب کے لئے ایک باقاعدہ ادارہ قائم کرنا۔

(ک) مجلسی انشورنس

جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کا مقصد ومدعا یہ ہے کہ مستقبل کا خطرہ اور ڈر ختم کر دیا جائے، اور ہر شخص اپنے آپ کو ضرورت کے وقت محتاجی سے محفوظ تصور کرے۔ اس مقصد کے لئے ایک مکمل مجلسی انشورنس سسٹم رائج کیا جائے گا۔ تاکہ ہر ایک محنت کنندہ مرد عورت اور بچے کو اس ریاست میں بیماری، حادثات اور اموات کی صورت میں محتاجی سے نجات ہو اور اپنے عیال کی پنشن اور بڑھاپے کی پنشن کا یقین ہو۔ یہ سکیم نیشنل انشورنس کونسل کے ذریعہ منظم کی جائے گی۔ اس کونسل میں ماہرین انشورنس اور اقتصادی ماہر شامل ہونگے یہ سکیم قومی اقتصادی منصوبہ کے عملی صورت اختیار کرنے ہی زیر کار لائی جائے گی۔

متعدد حقوق نامے جو اس منصوبہ میں درج ہیں۔ ان میں اس سکیم کی طرف خصوصی اشارے اور حوالے درج ہیں۔

(۶) سکہ اور مالیات

بینکنگ، سکہ اور مالیات ایک باقاعدہ مرتب شدہ اقتصادیات میں باہمی اشتراک سے اپنا فرض انجام دیتے ہیں۔

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس بینکنگ کو قومی لائنوں پر لانا قومی بنیادوں پر سکہ سازی کو باقاعدگی دینا اور پورے ریاستی نظام کی بنیاد پر مالیات کو منظم کرنا ضروری سمجھتی ہے

قومی اقتصادی کونسل جو بنک اور مالیات کے ماہرین پر مشتمل ہوگی۔ نیشنل پلیننگ کمیشن کے تعاون سے ایک مالیاتی منصوبہ مرتب کرے گی۔ یہ کونسل ذیل کے فرائض انجام دے گی۔

(۱) پیداوار کا فرض انجام دینے والی تمام تنظیموں کے لئے ضروری رقوم مہیا کرنا تاکہ وہ (الف) خام مسالہ خرید سکیں۔ (ب) اور اجرتوں کے بل ادا کر سکیں۔

(۲) قیمتوں کی سطح کو اس طرح سے ہموار کرنا کہ برداشت واپس ادا کی جا سکے۔

(۳) مجموعی اجرتوں کا معیار مقرر کرنا۔

(۴) اشیاء کی سالانہ پیداوار اور خدمات میں تدریجی ارتقاء۔

مندرجہ بالا تمام ذرائع کو کام میں لاکر مجموعی پیداوار کے مصارف اور کل آمدن کے درمیان ایک توازن کو قائم انداز کرنا۔ تاکہ ریاست کا کل فائدہ یقینی بن جائے۔ یہی آخری فوائد اور منافع وہ ہیں جو ریاست کی مجلسی خدمات اور غیر معاوضہ بخش خدمات کو چلانے کا

ذرائع میں جن پر عوام کی بہبودی کا انحصار ہے، مثلاً صحت عامہ اور تعلیمی خدمات۔

مزید براں ریاست کی طرف سے لین دین کی ایک مشینری قائم کردی جائے گی۔ اور عوام کی سہولت کے لئے بنک قائم کئے جائیں گے۔ بنک اور لین دین کی یہ سہولتیں قدیم مہاجنی، سودی، اور ڈاری کاروبار سے قطعی نجات دلادیں گی جنہوں نے کارکن آبادی کا خون چوس لیا ہے۔ جدید انتظام کی وجہ سے سود خواری، وڈداری اور مہاجنی بیاج کو قومی اقتصادیات میں کوئی جگہ نہ دی جائیگی۔

نیشنل کانفرنس ہر قسم کا سودی کاروبار کرنے والوں اور وڈداروں کو مجلسی بجی فالج زدہ گروہ میں شامل کرتی ہے۔ ان فالج زدوں کا قومی اقتصادی منصوبہ میں کوئی ٹھکانا نہیں

قومی قرضہ کی مشینری قومی اقتصادی کونسل کے مشورہ سے قائم کی جائیگی۔ تاکہ ریاستی مفاد کو ترقی دی جائے۔ یہ قرضہ اہل وطن کی بچائی ہوئی پونجی سے یا ریاست کے باہر کے ذرائع سے حاصل کیا جائے گا۔

جوں جوں منصوبہ شدہ اقتصادیات کو ترقی ہوتی جائیگی۔ قرضہ ادا کر کے مقررہ برسوں کے اندر ختم کردیا جائیگا۔ اور اس طرح آخر کار ریاست ایک ترقی کردہ خوشحالی کے دور میں داخل ہوجائے گی۔

عورت ذات کا حقوق نامہ

آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس عورت ذات کے لئے مجلسی زندگی میں اس کے منصفانہ اور حقیقی رتبہ کے حمایت کا ذمہ لئے ہوئے ہے۔ کانفرنس کی رائے میں قومی تعمیر کے بوجھل

اور ذمہ دارانہ فرض کو ادا کرنے میں مردوں اور عورتوں کا آپس میں تعاون ضروری ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے نیشنل کانفرنس عورت ذات کے لئے حسب ذیل حقوق کی ذمہ داری لیتی ہے۔

عورت ذات کے سیاسی حقوق

(الف) اٹھارہ سال سے زائد عمر رکھنے والی ہر عورت کے لئے تمام انتخابات میں ووٹ دینے کا حق۔

(ب) تمام اداروں میں منتخب رکن بننے کا حق۔

(ج) ریاست میں منتخب ادارات کے ذریعہ عورت ذات کے ساتھ تعلق رکھنے والے جو امور طے کئے جائیں۔ ان میں عورتوں کے ترجمانوں سے مشورہ کا حق۔

(د) تمام ریاستی خدمات میں داخل ہونے کا حق۔

ان حقوق کے ساتھ ہی نیشنل کانفرنس عورت ذات کے لئے مخصوص محکمہ قائم کرنے کی تجویز کرتی ہے۔ یہ محکمہ عورتوں کے خاص امور کی تحقیقات کرے گا۔ اور پسماندہ قبائل کی عورتیں جو کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہیں۔ مثلاً خانہ بدوشوں کی عورتیں سرحدی علاقوں کی عورتیں، کشتی بان عورتیں۔ وغیرہ ان کی ترقی کے لئے یہ محکمہ خاص ذرائع اختیار کریگا۔

عورت ذات کے اقتصادی حقوق

نیشنل کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ اس ریاست کی عورتوں کو اقتصادی استحصال سے بچانے کی ضرورت مردوں سے بھی زیادہ ہے۔ بحالت موجودہ عورت کو سستے مزدور کے

طور پر اور اکثر حالات میں مردوں سے فرائض انجام دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس حالت کا خاتمہ کرنا ضروری ہے۔ نیشنل کانفرنس بوجھل محنت سے عورت ذات کی سبکدوشی اس کا جسمانی حق سمجھتی ہے۔ کانفرنس کے نزدیک عورت کا یہ خصوصی حق ہے کہ وہ مادرانہ پاکیزہ و متبرک فرائض انجام دینے میں حکومت سے امداد حاصل کرے۔ عورت کے حسب ذیل اقتصادی حقوق ذمہ دارانہ نظام حکومت کے ذمہ ہوں گے۔

(الف) ایک جیسے کام کے لیے عورتوں کو مردوں کے برابر ایک جیسی اجرت ملے گی۔ اجرت کی ادائیگی میں صرف کام کی قسم کیفیت اور خوبی پر ہی اجرت کا مدار ہوگا۔

(ب) عورت ہر پیشہ اور تجارت جس کو وہ انجام دینے کے قابل ہو۔ اپنی دلچسپی کے مطابق اختیار کر سکے گی۔

(ج) صنعتی کام کرنے والی عورتیں سوشل انشورنس سے مردوں کی طرح فائدہ اٹھا سکیں گی۔ اور انہیں تعطیلات کے عام حق کے علاوہ حسب ذیل خصوصی حقوق حاصل ہوں گے

(۱) کوئی عورت رات کو چلنے والے کارخانے میں کام نہیں کرے گی۔

(۲) نامناسب بوجھل کام خصوصاً زمانہ حمل میں عورت کو نہیں دیا جائیگا۔

(د) تمام عورتیں چاہے وہ شہروں، دیہاتوں یا سرحدی علاقوں میں رہتی ہوں یا خانہ بدوش ہوں۔ یا کشتیوں میں زندگی بسر کرتی ہوں۔ سب کو ماں کے فرائض ادا کرنے میں پوری پوری مدد اور حفاظت دی جائے گی جس میں حسب ذیل اقدامات شامل ہوں گے۔

(۱) قبل از تولد علاج۔

(۲) پیدائش بچہ کے وقت گھر پر یا ہسپتال میں طبی انتظامات جس میں مشکل مریضوں کی صورت میں خصوصی انتظام کیا جائے گا۔

(۳) زچگی کے ایام میں تیمارداری کے مکمل انتظامات۔

(۴) ضلع وار نرسنگ سسٹم کی توسیع۔

(۵) بچہ دینے والی عورتوں کے لئے چھ ہفتے پیدائش بچہ سے قبل اور چھ ہفتے بعد تک باتنخواہ رخصت۔

(۶) تمام کارخانوں اور ایسے اداروں میں جہاں سات یا اس سے زیادہ عورتیں کام کرتی ہوں نونہال خانوں اور اطفال خانہ کا انتظام۔

(۷) دودھ پینے والے بچے کی ماں کو ہر چار گھنٹے کے بعد آدھ گھنٹے کی رخصت کا حق

(۸) جن عورتوں کے بچے زیادہ تعداد میں ہوں۔ ان کو عیال الاؤنس دینا۔

عورت کے مجلسی حقوق!

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس گھر اور گھرانے کو بنیادی مجلسی وحدت قرار دیتی ہے اور ریاست کے ہر باشندہ اور ہر بچے کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ گھر اور خاندان کے فوائد سے مستفید ہو۔ یہ اصول تقاضا کرتا ہے کہ

(الف) عورت کا رتبہ قانون کے ذریعہ معاف کر دیا جائے۔ اور عورت پر سختی کرنے والے ہر مجرم کو عبرتناک سزا دی جائے۔

(ب) ریاست کی عورتوں کو ان لوگوں سے بچایا جائے۔ جو عورتوں اور بچوں کی بردہ فروشی کرتے ہیں۔

(ج) ریاست میں فحش کاری کے اقتصادی اور جسمانی اسباب کی تحقیقات کی جائے۔ اور اس قسم کی عورتوں کو از سر نو راہ راست پر لانے کے لئے تعلیم و تفہیم کے ذرائع مؤثر طور سے اختیار کئے جائیں۔

(د) پسماندہ قبیلوں اور علاقوں میں عورتوں کی مشکلات اور تکالیف کا انسداد کرنے کے ذرائع پر خصوصی غور و خوض کیا جائے۔

عورت ذات کے قانونی حقوق

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اس اصول پر کاربند ہے کہ قانون کی نگاہ میں مرد اور عورت کا رتبہ مساوی ہے۔ نیشنل کانفرنس ہر باشندۂ ریاست کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ مرد ہو یا عورت شادی کے معاملے میں اپنے مذہب کی مراسم و فرائض پر کاربند رہ کر نکاح کرے۔ چاہے وہ مسلمان ہے۔ ہندو ہے، بدھ ہے، سکھ ہے۔ یا کسی اور مذہب کا پیرو۔ صرف شرط یہ ہوگی کہ وہ ذمہ دار نظام حکومت کے محکمۂ نکاح و شادی کے دفتر میں اپنی شادی لازمی طور پر رجسٹر کرائے گا۔ نیشنل کانفرنس تمام عورتوں کے فائدے کے لئے چاہتی ہے کہ:-

(الف) ہر عورت اپنا خاوند اپنے اختیار اور مرضی سے چننے کا حق رکھے گی۔

(ب) جہیز کا طریقہ اور عورتوں کو بیچنے کی رسم ختم کر دی جائے گی۔

(ج) عورت کو طلاق اور خلع لینے کا حق ہوگا۔

(د) بچے کی پرورش میں عورت کے حقوق اور ذمہ داریاں مرد کی طرح ہوں گی اور اگر والدین ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ تو حضانت کا حق ماں کو دیا جائے گا۔

(ھ) عورت کو جائداد کا مالک بننے اور وارث بننے کا پورا حق ہوگا۔ اور شادی اس حق پر اثر انداز نہ ہوگی۔

(و) جب کبھی عورتوں یا بچوں پر اثر انداز ہونے والا مقدمہ فیصل کیا جارہا ہو تو اس میں عورت کو بطور جج بٹھانا لازمی ہوگا۔

(ز) جیل میں عورت قیدی کے ساتھ انسانی اور شریفانہ سلوک روا رکھتے وقت اس کے جسمانی اور صنفی کیفیت کو مدنظر رکھا جائے گا۔

عورت کے تعلیمی حقوق

اس امر کو محسوس کرتے ہوئے کہ عورتوں کی وسیع ترقی کے لئے تعلیمی سہولتیں لازمی اور ضروری ہیں جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس عورتوں کی تعلیم کے لئے خصوصی سکیم کی ذمہ داری لیتی ہے۔ جو حسب ذیل اصولوں پر مبنی ہوگی:۔

(الف) ہر عورت کو لازمی اور مفت تعلیم، خانہ بدوش عورتوں کے لئے سفری سکول اور کشتی باش عورتوں کے لئے کشتی سکول، ان کے علاوہ جو عورتیں عام سکولوں میں نہ آسکتی ہوں۔ ان کے لئے ہر درجے پر خاص سکول۔

(ب) تعلیمی حقوق اور سہولتیں، چاہے تعلیم صنعتی ہو یا کتابی، عورتوں کے لئے مردوں کی طرح ہوں گے۔ اور عورتوں کو خاص وظائف دیکر ہر تعلیمی درجے میں ان کی ہمت بڑھائی جائے گی۔

(ج) عورتوں کی کتابی صنعتی اور خانگی تعلیم کے لئے الگ کالج قائم کئے جائیں گے۔ اور اس کے علاوہ عورتوں کو یہ بھی حق ہوگا کہ وہ مردوں کے کالج میں چاہیں تو

شامل ہو کر پڑھ سکیں۔

(د) تعلیمی نصاب مرتب کرنے میں عورتوں کی شمولیت کو خصوصی طور سے مدنظر رکھنا۔

(ھ) عورتوں میں بالغوں کی تعلیم پھیلانے کے لئے سکیم مرتب کرنا۔ اس سکیم میں پڑھنا۔ لکھنا۔ اور حساب ہی شامل نہیں ہوگا۔ بلکہ صحت و صفائی اور بچوں کی پرورش کے ابتدائی اصول بھی شامل ہوں گے۔

عورتوں کے تہذیبی حقوق

جموں و کشمیر کی آئندہ آزاد جمہوری ریاست میں نیشنل کانفرنس اس وقت کی منتظر ہے جب عورتیں فنون، سائنس اور قوم کی تہذیبی زندگی میں ترقی کے لئے سرگرمی سے قابل عزت حصہ لیں گی۔ نیشنل کانفرنس اس سلسلے میں حسب ذیل ذمہ داری لیتی ہے۔

(الف) ہر قسم کی فن کار اور صاحب علم عورتوں کی ہمت افزائی۔

(ب) ریاست کی تہذیبی خدمات میں عورتوں کی شمولیت۔

(ج) مادری زبانوں کی ہمت افزائی۔

(د) گاؤں اور دور افتادہ علاقوں کی عورتوں کی تہذیبی ترقی کے لئے خصوصی ذرائع اختیار کرنا۔

ختم شد

محترمہ مسز فریدا بیدی کی رائے

"نیا کشمیر" میں ریاست جموں و کشمیر کو ایک جمہوری ریاست بنانے کا آئین اور اس ریاست کی آئندہ اقتصادیات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ جب ہم ان حقائق کو محسوس کریں گے کہ ریاست جموں و کشمیر ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہے اس کا رقبہ ۸۴ ہزار مربع میل ہے۔ یہاں کی ہمالیہ کی اونچی اور سر بفلک چوٹیاں ہیں۔ یہاں چاروں طرف زرخیز وادیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور یہ ریاست دنیا میں ایک اہم قدرتی پوزیشن کی مالک ہے۔ یعنے جغرافیائی لحاظ سے کشمیر کی وادی ہندوستان، تبت، چین اور سوویٹ روس کے درمیان واقع ہے: تو یقیناً "نیا کشمیر" ہماری نگاہ میں اہم درجہ حاصل کرے گا۔ کشمیر میں آئندہ جو کچھ ہوگا۔ اس کا اثر کشمیر تک ہی محدود نہیں رہے گا۔ اس سے ہندوستان اور ہندوستانی ریاستیں بھی متاثر ہوں گی۔ اور بالواسطہ وہ ممالک بھی اثر انداز ہوں گے۔ جو کشمیر کے گرد و پیش میں واقع ہیں۔ اس تمام کارنامے میں "نیا کشمیر" کے مندرجات کو اہم فعال عنصر کی حیثیت حاصل ہوگی۔

(مسز فریدا بیدی)

پروفیسر سمتھ کا نظریہ

"نیا کشمیر" کے آئینی منصوبہ کو میں نے گہری توجہ سے پڑھا۔ مجموعی طور پر "نیا کشمیر" بہت ہی خوب اور عمدہ چیز ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس اور کشمیر کے لوگوں کو مبارکباد دوں۔ اور "نیا کشمیر" کے منصوبہ کی کامیابی کے لئے دعا کروں۔ میری دلی تمنا ہے کہ نیشنل کانفرنس ریاست کشمیر میں ایسی ایک طبقہ سوسائٹی بنانے میں کامیاب ہو جائے جس کا خاکہ "نیا کشمیر" میں کھینچا گیا ہے*

ڈبلیو۔ سی۔ سمتھ

پروفیسر فورمین کرسچن کالج

پروفیسر حسن کا اعتراف

"نیا کشمیر" پڑھ کر مجھے نیشنل کانفرنس کے رہنماؤں کی دور رس نگاہوں اور وقت کے پیچیدہ مسائل پر کامل عبور کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اور میں ان کے اس جرأت مندانہ اقدام کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں مجموعی طور پر "نیا کشمیر" کے اصول سے متفق ہوں۔ اور اس اجتماعی اصول کا حامی ہوں۔ جس کی بنا پر "نیا کشمیر" میں اقتصادی زندگی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ میں نیشنل کانفرنس کو اس کی دور اندیشی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ جو اس سیاسی اور اقتصادی منصوبہ کی ترتیب میں مشعل راہ رہی ہے۔"

پروفیسر ڈبلیو حسن
ہیلی کالج آف کامرس لاہور

"نیا کشمیر" پر تبصرے

"نیا کشمیر" پر اب تک درجنوں تبصرے ہو چکے ہیں۔ مندرجہ بالا تبصرے تین مشہور ماہرین علم اقتصادیات کی آرا کے اقتباسات بطور نمونہ درج کیے گئے ہیں۔